لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ

لوہیا نامہ

URDU DAILY **LOHIA NAMA** LUCKNOW

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 12, Issue No. 312 Sunday 16 February, 2025 Price: 1 - Pages:4 Morning Edition

جلد نمبر (۱۲) شمارہ نمبر (۳۱۲) ۱۶ فروری ۲۰۲۵ء بروز اتوار قیمت: ایک روپیہ (صفحات: ۴)

این ڈی اے کے کلیدی شراکت دار ہمارے ساتھ

وقف ترمیمی بل کا واحد مقصد ہندوستان میں وقف املاک کی حفاظت کرنا ہے، ہماری نیت بالکل واضح: کرن رجیجو

سری نگر،(یو این آئی) اقلیتی امور اور پارلیمانی امور کے مرکزی وزیر کرن رجیجو کا کہنا ہے کہ بی جے پی کی قیادت والی قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کے دو اہم شراکت دار نتیش کمار اور این چندرا بابو نائیڈو وقف (ترمیمی) بل پر ہمارے ساتھ متفق ہیں۔انہوں نے کہا کہ وقف (ترمیمی) بل پر ایک فرضی بیانیہ پھیلایا جا رہا ہے۔موصوف مرکزی وزیر نے ان باتوں کا اظہار ہفتے کو یہاں ایک پریس کانفرنس کے دوران نامہ نگاروں کے سوالوں کا جواب دینے کے دوران کیا۔قابل ذکر ہے کہ وقف (ترمیمی) بل 2024 پر پارلیمنٹ کی مشترکہ کمیٹی (جے پی سی) کی رپورٹ اپوزیشن کے ہنگامے کے درمیان 13 فروری کو پارلیمنٹ میں پیش کی گئی۔انہوں نے کہا کہ جب ہم نے پارلیمنٹ میں وقف (ترمیمی) بل پیش کیا تو ہماری نیت بالکل واضح تھی اور ہم نے پارلیمنٹ کو یہ بھی بتایا کہ اس بل کا واحد مقصد ہندوستان میں وقف املاک کی حفاظت کرنا ہے'۔ان کا کہنا تھا کہ اگر کوئی وقف کے پاس کروڑوں روپے مالیت کی جائیدادیں ہونے کے باوجود بھی بھیک مانگ رہا ہے تو یہ افسوس کی بات ہے، اسی لیے ہم نے وقف بل میں یہ واضح کر دیا ہے کہ مسلمانوں سے جائیداد چھین کر کسی اور کو دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا'۔انہوں نے کہا کہ ملک قانون کے مطابق چل رہا ہے یہاں کوئی کسی کی جائیداد کو نہیں چھین سکتا ہے۔مسٹر رجیجو نے کہا کہ اس بل سے شفافیت یقینی بن جائے گی۔انہوں نے دعویٰ کیا کہ ہزاروں مسلمان بشمول خواتین مجھ سے اس سلسلے میں ملیں اور انہوں نے اس بل کی سراہنا کی'۔انہوں نے کہا: 'بل کے بارے میں بہت پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے یہاں تک کہ حزب اختلاف کے بہت سے مسلم ممبران پارلیمنٹ جو بل کی حمایت کرتے ہیں، پارٹی کی مجبوریوں کی وجہ سے احتجاج کرتے ہیں۔تاہم مرکزی وزیر نے ان مسلم ارکان پارلیمان کے نام ظاہر کرنے سے انکار کیا جو اس بل کی حمایت کررہے ہیں۔یہ پوچھے جانے پر کہ کیا بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار، جو جنتا دل (یونائیٹڈ) جنتا دل (یونین) کے سربراہ ہیں اور آندھرا پردیش کے وزیر اعلی چندرا بابو نائیڈو، جو تیلگو دیشم پارٹی (ٹی ڈی پی) کے سربراہ ہیں، اس بل کی حمایت کرتے ہیں، تو مسٹر رجیجو نے کہا: 'سبھی وقف (ترمیمی) بل کے ساتھ ہیں'۔جموں وکشمیر کے ریاستی درجے کی بحالی کے بارے میں پوچھے جانے پر انہوں نے کوئی ٹائم لائن دینے سے انکار کیا۔ان کا کہنا تھا کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ نے اس بات کو صاف کیا ہے کہ مناسب وقت پر جموں وکشمیر کا ریاستی درجہ بحال کیا جائے گا۔اقلیتی امور کے وزیر نے کہا: 'میں ریاستی درجے کی بحالی کی ٹائم لائن کے لئے کوئی تبصرہ نہیں کروں گا کیونکہ میرا کشمیر دورہ محض بجٹ کے لئے ہے'۔انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر وزیر اعظم نریندر مودی کی فعال ومتحرک قیادت میں ہمہ گیر ترقی کرے گا۔

دریں اثنا اقلیتی اور پارلیمانی امور کے مرکزی وزیر کرن رجیجو نے بجٹ سال 2025-26 کو تاریخی بجٹ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس بجٹ سے مڈل کلاس سے وابستہ لوگوں کو بڑی راحت ملی ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ بجٹ سال 2047 کے وکشٹ بھارت کے لئے ایک بنیاد ہے۔ان کا کہنا تھا کہ یہ بجٹ لوگوں کی توقعات سے بالاتر ہے۔موصوف مرکزی وزیر نے ان باتوں کا اظہار ہفتے کو یہاں 'بجٹ پر چرچا' کے موضوع پر منعقدہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کے دوران کیا۔انہوں نے کہا: 'ہمارے سینئر وزرا خود ریاستوں کے دارالخلافوں اور اہم شہروں میں جا کر میڈیا کے ساتھ بات کررہے ہیں تاکہ عوام تک بجٹ کی اہم باتوں کو پہنچایا جا سکے'۔ان کا کہنا تھا: 'بجٹ سال 2025 [؟] 26 کو سال 2047 تک ملک کو وکشٹ بھارت بنانے کی ایک بنیاد ہے اس میں انفراسٹرکچر، مڈل کلاس، کسانوں، خواتین اور بچوں کے لئے خاص طور پر بڑی پیش کش کی گئی ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ بجٹ لوگوں کی توقعات سے بالاتر ہے۔مسٹر رجیجو نے کہا کہ جب ملک میں سال 2014 میں ہماری سرکار بنی تو سالانہ 2 لاکھ روپے تک ٹیکس میں چھوٹ تھی ہم نے اس کو بڑھا کر 7 لاکھ روپے کر دیا'۔انہوں نے کہا کہ اس بجٹ میں ہم نے اس کو 7 لاکھ سے بڑھا کر 12 لاکھ کر دیا جو اب نہ صرف ملک میں بلکہ دنیا میں بحث کا باعث بن گیا ہے۔ان کا کہنا تھا کہ اب ماہانہ ایک لاکھ روپیہ کمانے والے کو ایک روپیہ بھی ٹیکس نہیں ادا کرنا ہے۔موصوف مرکزی وزیر نے کہا کہ ملک کی تاریخ میں سادہ زندگی گذارنے والے لوگوں کو اتنا بڑا ریلیف آج تک کبھی نہیں ملا ہے۔انہوں نے کہا کہ ہر شعبے میں اس قدر ٹیکس رکھا گیا ہے کہ مڈل کلاس کے لوگ اچھی طرح سے اپنی زندگی گذار سکیں۔ان کا کہنا تھا کہ جموں وکشمیر خاص طور پر کشمیر میں جو لوگ چھوٹے چھوٹے تجارت کررہے ہیں جیسے سیب اگاتے ہیں یا دستکار ہیں ان کو بھی بہت بڑی راحت دی گئی ہے۔اقلیتی امور کے وزیر نے کہا کہ کشمیر کی دستکاریاں جو دنیا بھر میں مشہور ہیں کے لئے ٹیکس میں خاص طور پر ذکر ہے۔انہوں نے کہا: 'آنے والے دو چار مہینوں میں کشمیر میں ایک میلے کا انعقاد کیا جائے گا جس میں کشمیری دستکار اپنی چیزوں کی نمائش کر کے ان کو بیچ سکتے ہیں'۔ان کا کہنا ہے کہ کشمیریوں دستکاریوں کو دنیا بھر میں پہنچانے کے لئے بھی بجٹ میں تذکرہ کیا گیا ہے۔مسٹر رجیجو نے کہا کہ اس بجٹ سے چھوٹی اور متوسط درجے کی صنعتوں میں انقلاب آئے گا جس سے سماج کے ہر طبقے کو فائدہ پہنچے گا۔انہوں نے کہا کہ بجٹ میں جہاں کسانوں کے لئے بڑا اعلان کیا گیا ہے وہیں سکولوں اور کالجوں میں زیر تعلیم بچوں کو جدید ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ کرانے کے لئے بھی ایک پلان ہے۔

کانگریس پارٹی میں بڑے پیمانے پر تنظیمی پھیر بدل

نئی دھلی، (ایجنسیاں) کانگریس تنظیم میں بڑے پیمانے پر پھیر بدل ہوا ہے۔کانگریس نے کئی سینئر اور تجربہ کار رہنماؤں کو نئے جنرل سکریٹری اور انچارج کے طور پر بڑی ذمہ داریاں سونپی ہیں۔کانگریس صدر کھرگے نے کل 13 ریاستوں اور 4 مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں نئے انچارجوں کا تقرر کیا ہے۔پارٹی نے بہار، پنجاب اور مدھیہ پردیش سمیت 11 ریاستوں میں نئے انچارج کا تقرر کیا ہے۔کانگریس تنظیم میں بڑے پیمانے پر پھیر بدل کرتے ہوئے چھتیس گڑھ کے سابق وزیر اعلیٰ بھوپیش بگھیل کو پنجاب کا جنرل سکریٹری انچارج اور راجیہ سبھا ممبر ناصر حسین کو جموں وکشمیر اور لداخ کا جنرل سکریٹری انچارج مقرر کیا گیا ہے۔یوپی پردیش کانگریس کے سابق صدر اجے کمار للو کو قومی ٹیم میں جگہ دی گئی ہے اور انہیں اوڈیشہ کا انچارج بنایا گیا ہے۔بہار میں اس سال کے اواخر تک انتخابات ہونے والے ہیں۔ایسے میں کانگریس نے کرشنا الوارو کو بہار کا انچارج مقرر کیا ہے جو اب تک یوتھ کانگریس کے انچارج تھے۔کرناٹک کے سینئر رہنما بی کے ہری پرساد کو ہریانہ کا انچارج اور راجستھان کے سینئر رہنما ہریش چودھری کو مدھیہ پردیش کا انچارج بنایا گیا ہے۔میناکشی نٹراجن کو تلنگانہ کا انچارج بنایا گیا ہے۔رجنی پاٹل کو ہماچل پردیش، چنڈی گڑھ کا انچارج بنایا گیا ہے۔انہیں راجیو شکلا کی جگہ یہ ذمہ داری دی گئی ہے۔کانگریس نے کیراجو کو جھارکھنڈ کا انچارج بنایا ہے۔اوڈیشہ کے رکن پارلیمنٹ سپتگیری اولا کا کو منی پور، تریپورہ، سکم اور ناگالینڈ کا انچارج بنایا گیا ہے۔گریش چوڈانکر کو تمل ناڈو اور پڈوچیری کا انچارج بنایا گیا ہے۔کانگریس نے راجیو شکلا، موہن پرکاش، دیویندر یادو، اجے کمار، دیپک بابریا اور بھرت سنگھ سولنکی کو ریاستی انچارج کی ذمہ داریوں سے ہٹا دیا ہے۔کانگریس کے صدر ملکارجن کھرگے نے 13 فروری کو سابق ایم ایل اے ہرش وردھن سپکل کو مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کا صدر مقرر کیا تھا۔

سی وی سی نے کیجریوال کے بنگلے کی جانچ کا حکم دیا

نئی دھلی،(یو این آئی) سینٹرل ویجیلنس کمیشن (سی وی سی) نے اس بنگلے کی تزئین و آرائش میں مبینہ بے ضابطگیوں کی تحقیقات کا حکم دیا ہے جس میں دہلی کے سابق وزیر اعلیٰ کیجریوال رہتے تھے۔سی وی سی نے اس رہائش گاہ کی تحقیقات کا حکم دیا ہے جہاں مسٹر کیجریوال وزیر اعلیٰ رہتے ہوئے قیام پذیر تھے۔یہ حکم سی پی ڈبلیو ڈی کی طرف سے پیش کی گئی رپورٹ کی بنیاد پر دیا گیا ہے۔سی پی ڈبلیو ڈی کی اس رپورٹ میں دہلی کے سول لائنز میں وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ 6، فلیگ اسٹاف روڈ کی تزئین وآرائش میں بے قاعدگیوں کا الزام لگایا گیا ہے۔

حماس نے 3 اسرائیلی یرغمالوں اور اسرائیل نے 369 فلسطینی قیدیوں کو رہا کیا

غزہ/ تل ابیب، (ایجنسیاں) حماس کی قید سے 3 اسرائیلی یرغمالوں کی رہائی کے بعد اسرائیل نے ہفتہ کے روز 369 فلسطینی قیدیوں کو بھی رہا کر دیا ہے۔ٹائمس آف اسرائیل کی رپورٹ کے مطابق ان قیدیوں کو ایک خاص قسم کی ٹی شرٹ پہنا کر رہا کیا گیا ہے۔اس پر 'ہم نہ بھولیں گے اور نہ معاف کریں گے' لکھا ہوا ہے۔دراصل حماس اسرائیلی یرغمالیوں کی رہائی سے قبل ہر بار ایک پروگرام کا اہتمام کرتا ہے۔اس میں یرغمالوں کو لایا جاتا ہے اور رہا ہونے والے یرغمال حماس کی تعریف کرتے ہیں۔اس پروگرام میں ہزاروں فلسطینی جمع ہوتے ہیں۔اسرائیل اسی بات سے ناراض ہے۔آج بھی حماس نے 3 اسرائیلی یرغمالوں کو رہا کیا اور ایک پروگرام کا اہتمام کیا۔جنگ بندی معاہدے کے تحت ان تینوں یرغمالوں کو غزہ کے خان یونس علاقہ میں صبح 10 بجے (اسرائیلی وقت) ریڈ کراس کے حوالے کیا گیا۔اس کے بعد انہیں اسرائیلی فوج کے حوالے کر دیا گیا۔رہائی پانے والے 3 مرد یرغمالوں کے نام ساگوئی ڈیکل چن، ساشا ٹرافانوف اور آئیر ہارن ہیں۔گزشتہ ماہ نافذ ہونے والے جنگ بندی معاہدے کے تحت یرغمالوں اور فلسطینی قیدیوں کا یہ چھٹا تبادلہ تھا۔اس بار رہا ہونے والے 3 اسرائیلی یرغمال پچھلے ہفتہ رہا کیے گئے افراد کے مقابلے صحت مند دکھائی دے رہے تھے۔درحقیقت پچھلی بار جن تینوں یرغمالوں کو رہا کیا گیا تھا وہ انتہائی دبلے پتلے تھے۔اسرائیل نے ان کی حالت کے حوالے سے حماس پر تنقید بھی کی تھی۔حماس اب تک 19 اسرائیلی اور 5 تھائی یرغمالوں کو رہا کر چکی ہے۔آئی ڈی ایف نے کہا کہ رہائی پانے والے تینوں یرغمالی 498 دنوں کے بعد اسرائیل واپس آ گئے ہیں۔ان تینوں کو آئی ڈی ایف کیمپ میں میڈیکل چیک اپ کے لیے لے جایا جائے گا۔اس کے بعد وہ اپنے اہل خانہ سے مل جائیں گے۔

7 اکتوبر 2023 کو حماس کے ہزاروں جنگجوؤں نے اسرائیل پر حملہ کر کے 1200 افراد کو ہلاک کر دیا تھا۔اس کے ساتھ 250 سے زائد افراد کو یرغمال بنالیا تھا۔اسرائیل اور فلسطین کے درمیان قیدیوں کے تبادلے کا یہ معاہدہ 19 جنوری سے شروع ہوا تھا۔یہ معاہدہ 3 مرحلوں میں مکمل ہوگا۔اس میں 42 دنوں تک یرغمالوں کا تبادلہ کیا جائے گا۔اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ بندی معاہدے کے تحت 19 جنوری کے بعد سے یہ چھٹا تبادلہ ہے۔اس سے قبل ہونے والے تبادلوں میں 21 یرغمال جبکہ 700 سے زیادہ فلسطینی قیدیوں کو چھوڑا جا چکا ہے۔3 مراحل پر مشتمل جنگ بندی معاہدہ کے تحت پہلے مرحلہ میں حماس کو 33 یرغمال رہا کرنے ہیں جس کے بعد فریقین کے درمیان جنگ بندی کے دوسرے مرحلہ کے لیے مذاکرات ہوں گے۔اس سے قبل حماس نے اسرائیل پر جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزی کا الزام لگاتے ہوئے یرغمالوں کی رہائی روکنے کا اعلان کیا تھا۔حماس نے الزام لگایا تھا کہ گزشتہ 3 ہفتوں کے دوران اسرائیل نے معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے جس کی وجہ سے شمالی غزہ میں بے گھر ہونے والے افراد کی واپسی میں تاخیر ہوئی ہے جبکہ مختلف علاقوں میں فلسطینیوں کو نشانہ بنایا گیا ہے۔اس کے علاوہ اسرائیل معاہدے کے تحت امداد کے غزہ میں بلا رکاوٹ داخلے کو یقینی بنانے میں بھی ناکام رہا ہے۔حماس کے الزام کے بعد اسرائیل کے وزیر اعظم نیتن یاہو نے دھمکی دی تھی کہ حماس کی تحویل میں موجود یرغمالوں کی ہفتہ تک رہائی نہ ہونے کی صورت میں غزہ جنگ بندی معاہدہ ختم ہو جائے گا اور دوبارہ جنگ شروع کر دی جائے گی۔بعد میں حماس نے جمعرات کو اس عزم کا اظہار کیا تھا کہ وہ اسرائیل کے ساتھ جنگ بندی معاہدے پر عمل کرے گا۔جمعہ کو حماس نے ان یرغمالوں کے نام بھی جاری کیے تھے جنہیں ہفتہ کو رہا کیا گیا ہے۔رواں ہفتہ کے اوائل میں امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا تھا کہ حماس کو چاہیے کہ وہ ہفتہ تک تمام یرغمالوں کو رہا کر دے ورنہ وہ جنگ بندی معاہدے کو منسوخ کرنے کی تجویز دیں گے جس کے بعد بہت تباہی آئے گی۔صدر ٹرمپ نے حماس کی جانب سے گزشتہ ہفتہ رہا کیے جانے والے یرغمالوں کی صحت اور یرغمالوں کی رہائی سے متعلق حماس کے حالیہ اعلان پر مایوسی کا اظہار کیا تھا۔

غیر قانونی تارکین وطن کی پروازوں کے امرتسر اترنے پر تنازع

امرتسر، (ایجنسیاں) امریکہ سے غیر قانونی ہندوستانی تارکین وطن کو لے کر مزید 2 خصوصی طیارے امرتسر پہنچیں گے۔پہلی پرواز 15 فروری کو پہنچ رہی ہے جبکہ دوسری پرواز 16 فروری کو پہنچ رہی ہے۔ان طیاروں کی امرتسر میں لینڈنگ کو لے کر پنجاب میں ایک نیا سیاسی تنازع کھڑا ہو گیا ہے۔اس سے قبل 5 فروری کو پہلی پرواز امرتسر پہنچی تھی، جس میں امریکہ سے 104 غیر قانونی تارکین وطن لائے گئے تھے۔حزب اختلاف کے رہنماؤں نے مرکزی حکومت پر الزام لگایا ہے کہ ملک بدر کیے گئے ہندوستانیوں کو واپس لانے کے لیے صرف امرتسر کا انتخاب کیوں کیا گیا، جبکہ انہیں دوسری ریاستوں میں بھی اتارا جا سکتا تھا۔پنجاب کے وزیر اعلیٰ بھگونت مان نے مرکزی حکومت کے اس فیصلے پر سخت اعتراض کیا۔وہ جمعہ کو امرتسر پہنچے اور اس معاملے پر پریس کانفرنس کی۔بھگونت مان نے کہا کہ وہ کافی عرصہ سے کہہ رہے ہیں کہ مرکزی حکومت پنجاب کو بدنام کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہی ہے۔کبھی مرکزی حکومت پنجاب کے فنڈ روک دیتی ہے، اب امریکہ سے ملک بدر کیے جانے والے ہندوستانیوں کے طیارے امرتسر میں اتارے جا رہے ہیں، پہلا طیارہ بھی امرتسر میں اترا، وزیر اعلیٰ مان نے کہا کہ مرکزی حکومت ایسا کیوں کر رہی ہے، اس کے لیے امرتسر کا انتخاب کیوں کیا گیا؟ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت صرف بدنام کرنے کے لیے ایسا کر رہی ہے۔یہ قومی مسئلہ ہے۔ایک طرف وزیر اعظم مودی ٹرمپ سے ملاقات کر رہے ہیں تو دوسری طرف ملک بدر کیے گئے لوگوں کو بیڑیوں میں ڈال کر واپس بھیجا جا رہا ہے۔وزیر اعلیٰ بھگونت مان نے کہا کہ اس طیارے کو امبالہ میں کیوں نہیں اتارا جا رہا، یہ صرف پنجاب اور پنجابیوں کو بدنام کرنے کی سازش ہے۔

جب فلائٹ شروع کرنے کا کہا جاتا ہے تو مودی سرکار کو ہماری یاد نہیں آتی اور اب امریکہ سے آنے والے ان طیاروں کو امرتسر میں اتارا جا رہا ہے۔ساتھ ہی پنجاب کے وزیر خزانہ ہرپال سنگھ چیمہ نے بھی مرکزی حکومت پر سیاسی سازش کا الزام لگایا ہے۔انہوں نے کہا کہ ہندوستانی حکومت پنجاب کو بدنام کرنے کے لیے جان بوجھ کر امریکہ سے آنے والی پروازوں کو امرتسر میں اتار رہی ہے۔یہ پروازیں ہریانہ یا گجرات میں کیوں نہیں اترتی ہیں؟ یہ واضح ہے کہ بی جے پی پنجاب کو نشانہ بنا رہی ہے۔اطلاعات کے مطابق کانگریس کے رکن اسمبلی پرگٹ سنگھ نے بھی مرکزی حکومت پر سوال اٹھائے۔انہوں نے کہا کہ ملک بدر کیے جانے والوں میں پنجابی نوجوان بھی شامل ہیں لیکن یہ پروازیں صرف پنجاب میں کیوں اتر رہی ہیں؟ وزیر اعظم مودی امریکہ میں ہیں، وہ وہاں کی حکومت سے پوچھیں کہ ہمارے نوجوانوں کو ہتھکڑیوں اور زنجیروں میں کیوں بھیجا جا رہا ہے؟ بی جے پی کی پنجاب یونٹ کے صدر سنیل جاکھڑ نے اس معاملے پر اپوزیشن جماعتوں کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ اپوزیشن غیر ضروری طور پر اس معاملے کو اجاگر کر رہی ہے۔یہ سبھی ہندوستانی شہری ہیں، کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے صرف اس وجہ سے کہ فلائٹ امرتسر میں اتری۔یہ ایک انسانی مسئلہ ہے، ہمیں اسے سیاسی رنگ دینے کے بجائے سوچنا چاہیے کہ لوگ غیر قانونی طور پر بیرون ملک جانے کا خطرہ کیوں مول لے رہے ہیں۔

سماجوادی پارٹی رہنما گرفتار، پولیس الرٹ

لکھنؤ، (ایجنسیاں) سماج وادی پارٹی ویاپار سبھا کے قومی صدر اور سوشل میڈیا انچارج منیش جگن اگروال کو کل دیر رات لکھنؤ پولیس نے ان کے گھر سے گرفتار کر لیا۔سماج وادی پارٹی نے ان کی گرفتاری کی اطلاع سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر شیئر کرتے ہوئے دی۔اس دوران سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو کے گھر اور سماج وادی پارٹی دفتر پر سیکورٹی سخت کر دی گئی ہے۔لکھنؤ پولیس نے منیش جگن کی گرفتاری کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ سوشل میڈیا پر قابل اعتراض پوسٹ کے توسط سے سماج میں مسلسل بدامنی اور تشدد کی صورتحال پیدا ہونے کے قوی امکان ہیں، اس لیے اس سے نمٹنے کے لیے منیش جگن اگروال کو گرفتار کر کے ان کے خلاف پیشگی قانونی کارروائی کی گئی ہے۔واضح رہے کہ منیش جگن اگروال کو اس سے پہلے بھی گرفتار کیا جا چکا ہے۔تب ان کی گرفتاری پر اکھلیش یادو پولیس ہیڈکوارٹر پہنچ گئے تھے۔سماج وادی پارٹی نے انتباہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر منیش یا ان کے کنبہ کو کوئی نقصان پہنچا تو اس کی ذمہ دار لکھنؤ پولیس ہوگی۔اس سلسلے میں سماج وادی پارٹی کے ذریعہ 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں کہا گیا ہے کہ ویاپار سبھا کے قومی صدر منیش جگن اگروال کو لکھنؤ پولیس جبراً ان کی رہائش سے لے گئی ہے۔وہ ہائی بلڈ پریشر کے مریض ہیں اور ان کی بیوی بھی حاملہ ہے۔اگر منیش جگن یا ان کے کنبہ کو کوئی نقصان ہوتا ہے تو اس کے لیے لکھنؤ پولیس ذمہ دار ہوگی۔

مرزا پور-پریاگ راج ہائی وے پر بھیانک حادثہ، بس اور بولیرو میں ٹکر، 10 افراد جاں بحق، 19 زخمی

پریاگ راج (ایجنسی): اتر پردیش کے پریاگ راج میں جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب ایک بھیانک سڑک حادثہ پیش آیا، جس میں بولیرو اور بس کے درمیان شدید ٹکر ہوئی۔اس حادثے میں 10 یاتری جاں بحق ہو گئے، جبکہ 19 افراد زخمی ہوئے ہیں۔یہ حادثہ پریاگ راج-مرزا پور ہائی وے پر میجا علاقے میں پیش آیا۔پولیس کے مطابق، مرنے والے تمام افراد چھتیس گڑھ کے کوربا ضلع سے آئے تھے اور پریاگ راج کے مقدس سنگم میں اشنان کرنے کے بعد بولیرو میں واپس جا رہے تھے۔حادثہ رات تقریباً 2 بجے اس وقت پیش آیا جب ایک تیز رفتار بولیرو مخالف سمت سے آ رہی بس سے ٹکرا گئی۔ٹکر اتنی شدید تھی کہ بولیرو کا اگلا حصہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا اور گاڑی پچک کر رہ گئی۔حادثے کے بعد موقع پر افراتفری مچ گئی۔مقامی لوگوں اور راہگیروں نے فوراً پولیس کو اطلاع دی۔پولیس کے موقع پر پہنچنے کے بعد راحت اور بچاؤ کا کام شروع کیا گیا۔زخمیوں کو فوری طور پر قریبی اسپتال منتقل کیا گیا، جبکہ شدید زخمی افراد کو ضلع اسپتال بھیجا گیا۔جاں بحق ہونے والے یاتریوں کی لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔بولیرو میں سوار 10 عقیدت مندوں کی موت کے علاوہ، حادثے میں بس میں سوار 19 عقیدت مند بھی زخمی ہوئے ہیں۔یہ تمام عقیدت مند مدھیہ پردیش کے راج گڑھ ضلع کے رہائشی بتائے جا رہے ہیں، جو سنگم میں اشنان کرنے کے بعد وارانسی جا رہے تھے۔زخمیوں کو ابتدائی علاج کے لیے سی ایچ سی رام نگر اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔پولیس حادثے کی وجوہات کی جانچ میں مصروف ہے۔ابتدائی تحقیقات کے مطابق، تیز رفتاری اور اندھیرے کے سبب حادثہ پیش آیا۔تاہم، پولیس تمام پہلوؤں پر غور کر رہی ہے۔

عمران پرتاپ گڑھی کی جدوجہد اور خدمات پر مبنی کتاب 'اللہ کرے زور شباب اور زیادہ' کا اجراء

نئی دھلی (ایجنسی): دہلی کے کانسٹی ٹیوشن کلب میں مشہور شاعر اور کانگریس کے راجیہ سبھا رکن عمران پرتاپ گڑھی کی خدمات پر مبنی کتاب 'اللہ کرے زور شباب اور زیادہ' کی رسمِ اجرا کی تقریب منعقد ہوئی۔اس موقع پر معروف شعرا، ادیبوں اور فلمی شخصیات نے شرکت کی اور کتاب کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔تقریب کے دوران خطاب کرتے ہوئے عمران پرتاپ گڑھی نے کہا کہ کتابیں انسان کو تہذیب سکھاتی ہیں اور مطالعہ ایک مہذب سماج کی تشکیل کے لیے نہایت ضروری ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ آج کے ڈیجیٹل دور میں کتابوں سے دوری ایک بڑا چیلنج بن گئی ہے لیکن کتابیں ہی ہمیں تاریخ، ثقافت اور شخصیات کی خدمات سے روشناس کراتی ہیں۔عمران پرتاپ گڑھی نے اپنی جدوجہد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک چھوٹے سے شہر پرتاپ گڑھ سے نکل کر ملک کے مشہور شاعر اور سیاست دان بنے۔انہوں نے اپنے سفر کی مشکلات اور تجربات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ مشاعرے بھی کسی سیاست سے کم نہیں ہوتے اور یہی تجربہ ان کے سیاسی سفر میں بھی کام آیا۔تقریب میں مشہور شاعرہ لتا حیا اور بالی ووڈ کے معروف گیت کار اے ایم تراز نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی۔لتا حیا نے عمران پرتاپ گڑھی کی شاعری کو سراہتے ہوئے کہا کہ ان کا کلام نوجوان نسل میں بے حد مقبول ہے۔اے ایم تراز نے عمران پرتاپ گڑھی سے اپنی دیرینہ وابستگی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کتابیں ہمیشہ شخصیات کو زندہ رکھتی ہیں اور عمران پرتاپ گڑھی کی یہ کتاب بھی ادب کے میدان میں ایک یادگار اضافہ ثابت ہوگی۔تقریب میں شریک دیگر مقررین نے بھی کتاب کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور کہا کہ عمران پرتاپ گڑھی کی شاعری ہمیشہ قارئین کے دلوں میں زندہ رہے گی۔اس موقع پر سامعین کی فرمائش پر عمران پرتاپ گڑھی نے اپنی غزل اور نظم بھی پیش کی، جسے حاضرین نے خوب سراہا۔یہ تقریب نہ صرف کتاب دوستی کے فروغ کا ایک موقع ثابت ہوئی بلکہ ادب، ثقافت اور سماجی مسائل پر گہری گفتگو کا بھی حصہ بنی۔حاضرین نے کتابوں کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے اس روایت کو آگے بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا۔

حدیث نبوی ﷺ

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجتا ہے۔ (ترمذی)

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوہیا نامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

منی پور: تاخیر سے آیا فیصلہ اور غیر یقینی مستقبل

وزیر اعلیٰ این بیرین سنگھ کا استعفیٰ ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب منی پور میں گزشتہ ڈھائی سال سے مسلسل تشدد جاری ہے اور ریاست سیاسی وسماجی انتشار کا شکار ہے۔ یہ فیصلہ اگرچہ بظاہر ایک سیاسی چال نظر آتا ہے، لیکن اس کے پس پردہ جو عوامل کارفرما ہیں وہ ریاست میں طویل المدتی عدم استحکام اور مرکز کی بے حسی کی عکاسی کرتے ہیں۔ بی جے پی نے آخرکار بیرین سنگھ کو ہٹانے کا فیصلہ تو کرلیا لیکن یہ سوال اپنی جگہ باقی ہے کہ آیا یہ اقدام ریاست میں امن وامان بحال کرنے میں کوئی مثبت کردار ادا کرے گا یا نہیں۔

بیرین سنگھ کی وزارت اعلیٰ کے دوران منی پور نے شدید بحران دیکھے۔ کوکی اور میتیئی برادریوں کے درمیان جاری کشیدگی میں ریاستی حکومت اور مرکز کی سردمہری نے حالات کو مزید پیچیدہ بنا دیا۔ اس دوران بی جے پی قیادت نے جس طرح اپنی آنکھیں بند رکھیں اور تشدد کے شکار عوام کو ان کے حال پر چھوڑ دیا، وہ سنگین سیاسی نااہلی کا عکاس ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کا منی پور کے بارے میں مسلسل خاموش رہنا اور وزیر داخلہ امت شاہ کا محض نمائشی دورہ کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ مرکز نے منی پور کے بحران کو ایک انسانی المیے کے بجائے سیاسی حکمت عملی کے تحت نظرانداز کیا۔ یہی وجہ ہے کہ بیرین سنگھ کا استعفیٰ کسی اخلاقی دباؤ کا نتیجہ نہیں بلکہ بی جے پی کے اندرونی خلفشار اور اپوزیشن کے ممکنہ عدم اعتماد کی تحریک کو روکنے کیلئے آیا ہے۔ اگر واقعی بیرین سنگھ کو ریاست میں جاری بدامنی کی ذمہ داری قبول کرنی تھی تو انہیں بہت پہلے مستعفی ہونا چاہیے تھا۔ مارچ 2023 میں جب کوکی برادری پر مظالم کے ویڈیوز سامنے آئے، جب دو معصوم لڑکیوں کو برہنہ پریڈ کرایا گیا، جب ہزاروں گھر جلائے گئے اور سیکڑوں لوگ بے گھر ہوئے تب بیرین سنگھ نے کوئی اقدام نہیں کیا۔ اس وقت حکومت کی خاموشی نے نہ صرف عوام میں اشتعال کو بڑھایا بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی ہندوستان کی ساکھ کو نقصان پہنچایا۔ سپریم کورٹ نے بھی اس معاملے پر سخت رویہ اپنایا اور حکومت کو متنبہ کیا کہ اگر وہ حالات پر قابو نہیں پاتی تو عدالت کو مداخلت کرنا پڑے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ بی جے پی کے داخلی بحران نے بیرین سنگھ کو گدی چھوڑنے پر مجبور کیا۔ ریاستی اسمبلی کے بجٹ اجلاس سے قبل بی جے پی کے متعدد ناراض اراکین اسمبلی کی مخالفت نے پارٹی قیادت کو اس نتیجے پر پہنچایا کہ بیرین سنگھ کو ہٹا کر ہی کسی ممکنہ سیاسی شکست کو ٹالا جاسکتا ہے۔ عدم اعتماد کی تحریک کا سامنا کرنے کے بجائے بی جے پی نے یہ قدم خود اٹھایا تاکہ پارٹی کے اتحاد کو برقرار رکھا جا سکے۔ تاہم اس معاملے میں تاخیر نے یہ ثابت کر دیا کہ بی جے پی کیلئے انسانی جانوں سے زیادہ سیاسی مفاد عزیز تھا۔

بیرین سنگھ کے استعفیٰ کے بعد اب سب کی نظریں اس پر جمی ہیں کہ بی جے پی کس کو ان کا جانشین مقرر کرتی ہے یا ریاست میں صدر راج نافذ کیا جاتا ہے۔ منی پور میں جس پیمانے پر تباہی ہوئی ہے، اسے دیکھتے ہوئے کسی ایک شخصیت کو وزیر اعلیٰ بنا کر حالات کو قابو میں لانے کی توقع کرنا خام خیالی ہوگی۔ حالات اس نہج پر پہنچ چکے ہیں کہ محض قیادت کی تبدیلی سے کچھ حل نہیں ہوگا بلکہ پورے حکومتی نظام میں اصلاحات کی ضرورت ہے۔ ریاستی حکومت کے مختلف محکمے، انتظامیہ اور پولیس سبھی اس بحران کے دوران غیر فعال نظر آئے۔

یہ حقیقت بھی نظرانداز نہیں کی جاسکتی کہ بی جے پی نے منی پور کے بحران کو ہندو ووٹوں کے پولرائزیشن کیلئے استعمال کیا۔ جب ریاست کے مختلف طبقات امن کی اپیل کر رہے تھے تب پارٹی کے کچھ حلقے اس تنازعے کو اپنے سیاسی ایجنڈے کیلئے ہوا دے رہے تھے۔ اگر مرکز کو واقعی منی پور کی بہتری کیلئے کام کرنا ہوتا تو وہ اس مسئلے کو محض انتظامی بحران کے طور پر نہیں بلکہ انسانی بحران کے طور پر لیتا۔ لیکن افسوس کہ بی جے پی نے اس مسئلے کو جتنی دیر تک طول دیا اتنا ہی زیادہ ریاست کے عوام کے زخم گہرے ہوئے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ منی پور میں فوری طور پر اسمبلی تحلیل کر کے نئے انتخابات کرائے جائیں تاکہ عوام خود اپنے مستقبل کا فیصلہ کرسکیں۔ ریاست میں ایک مضبوط اور غیر جانبدار حکومت کی ضرورت ہے جو بی جے پی کی فرقہ وارانہ سیاست سے آزاد ہو اور عوام کے حقیقی مسائل حل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔ مزید برآں مرکزی حکومت کو منی پور کے مسئلے کو محض ایک ریاستی مسئلہ نہ سمجھتے ہوئے اس پر ایک جامع پالیسی مرتب کرنی ہوگی جو ریاست میں دیرپا امن کو یقینی بنا سکے۔ بیرین سنگھ کا استعفیٰ اگرچہ ایک علامتی جیت کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے لیکن جب تک منی پور میں پھیلی بے چینی اور تقسیم کے زخم مندمل نہیں ہوتے تب تک یہ فیصلہ محض ایک وقتی اقدام ہی رہے گا۔ اگر مرکز اور ریاستی حکومت واقعی منی پور کے عوام کے ساتھ انصاف کرنا چاہتی ہیں تو انہیں فوری طور پر ایسے عملی اقدامات اٹھانے ہوں گے جو ریاست کو ایک بار پھر امن واستحکام کی راہ پر گامزن کرسکیں۔ بصورت دیگر یہ بحران نہ صرف منی پور بلکہ پورے ہندوستان کی سالمیت کیلئے ایک مستقل خطرہ بنا رہے گا۔

اسکولی تعلیمی نظام میں دوبارہ درسیاتی کتب کا لزوم

اگر ہم ہندوستان کے اسکولوں میں کارکرد کمپیوٹر اور ڈیجیٹل اسکرین لرننگ کا جائزہ لیں تو پتہ چلے گا کہ ابھی ہندوستان کو ملک کے تمام اسکولوں میں کمپیوٹر کے استعمال کو عام کرنے میں اور کئی دہے لگ سکتے ہیں۔ ملک کے اکثر اسکولوں میں کمپیوٹر انفرااسٹکچر کی شدید کمی پائی جاتی ہے۔ حال ہی میں UDISE کی جانب سے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق 14 لاکھ 50 ہزار اسکولوں میں صرف 32.4% اسکولوں میں کمپیوٹر سسٹم تک طلباء کی رسائی ہے۔ صرف 24.4% اسکولوں میں اسمارٹ کلاسس رومس ہیں اور 24.2% اسکولوں میں تعلیم کا انحصار موبائل فونس پر ہے۔

ناظم الدین فاروقی

انفارمیشن ٹکنالوجی نے انسان کی پیدائش سے لے کر موت تک ایک عظیم انقلاب برپا کیا۔ اب A.I کی آسمان سے چھوتی جدید ترین ترقی نے پھر ایک مرتبہ I.T میں تباہی مچادی۔ مصنوعی ذہانت کی سونامی نے کمپنیوں کو بڑی تبدیلی لانے یا بند ہونے پر مجبور کردیا ہے۔ عالمی طاقتیں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کے لئے نئے نئے I.T پلیٹ فارمس مہیا کرنے میں لگی ہوئیں ہیں۔ ترقی پذیر ممالک نے بھی کم وقت میں اپنی مصنوعی اختراعی ذہانت کے ذریعہ امریکہ ویورپ کی طویل روایتی عظمتوں کو پاش پاش کردیا۔ جو قومیں اپنے آپ کو ڈیجیٹل اختراعی دوڑ اور تبدیلی میں بدلنے اور عصری ٹکنالوجی کی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے میں ناکام ہوگئیں وہ پست اقوام کے درجہ میں ڈھکیل دی جارہی ہیں۔ کمپیوٹرس اور ٹیلنٹ کے ذریعہ تعلیمی نظام میں مکمل تبدیلی لاتے ہوئے اسے ماڈرن بنانے کی کوشش کی گئیں۔ تعلیمی ٹکنالوجی اور ڈیجیٹل ٹکسٹ بکس نے آج سے 15 سال پہلے یورپ، امریکہ اور ایشیاء کے بیشتر ممالک میں 21ویں صدی کے ہم آہنگ درسیاتی نظام تعلیم کو متعارف کیا تھا۔ جس میں اسکولی طلبہ کو کمپیوٹر اور بلا درسیاتی کتب Text Books کے حصول تعلیم کا ایک عصری طریقہ رائج کیا گیا تھا۔ لیکن 15 سال کے تجربہ کے بعد یہ کوششیں بے فیض اور نقصان دہ ثابت ہوئیں۔

Dr.Anna Lind Storm جو سویڈیش نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن Swedish National Institute of Education میں ایک ماہر تعلیم ہیں کہا کہ ڈیجیٹل ٹولس کے متعارف کرنے کا اصل مقصد طلبہ میں ذاتی صلاحیتوں کے اضافے کے ساتھ تعلیم کو اور Dynamic بنانا تھا۔ ڈیجیٹل خواندگی کے ذریعہ عصری ماڈرن ورک فورس کی تیاری کے لئے سیکھنے کی صلاحیتوں کو دوبلا کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ اہل بنانا تھا۔ لیکن 15 سال کی مسلسل جدوجہد اور کوششوں کے باوجود یہ تجربات بہت زیادہ کامیاب نہیں ہو سکے۔ اور طلباء کو توقع کے مطابق ان کی بھرپور صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے پروان نہیں چڑھایا جا سکا۔

Swedish Research Council for Health، Working life and Welfare (Forte)

کی تحقیقات کے مطابق اسکرین پر طلباء کا زیادہ وقت صرف ہونے کی وجہ طلباء میں پیچیدہ سوالات کو سمجھنے اور غور وفکر کرنے کی ذہنی صلاحیتوں میں کمی واقع ہوئی ہے۔ سویڈش حکومت نے طئے کیا ہے کہ طلباء میں ذہنی، عقلی وسوجھ بوجھ کی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کے لئے پھر قدیم روایتی متوازن درسیاتی کتب کو متعارف کروانا ضروری ہے۔ اور ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑ رہا ہے کہ ڈیجیٹل ایجوکیشن سسٹم سے ہمارے بچوں کی بنیادی صلاحیتیں زوال کا شکار ہوگئیں۔ طلباء میں جیسے پڑھنے لکھنے یاد رکھنے کی عادت ختم ہو چکی تھی۔ اساتذہ کا کہنا ہے کہ اسکرین پر انحصار پڑھ گیا تھا اور یادداشت کی مشق قدیم کاغذ کی بنیاد پر سیکھنے کی عادت اور طریقہ تحصیل علم ختم ہوچکی جس کی وجہ سے کمزور بے صلاحیت طلباء کی بڑی تعداد اسکولوں سے فارغ ہوکر نکل رہی ہے۔

حکومت سویڈن نے 2025 سے دوبارہ سے اسکولوں میں درسیاتی کتب کو لازمی قرار دے دیا ہے۔ اب ڈیجیٹل تعلیم کے ساتھ درسیاتی کتب نوٹ بک تعلیم کا استعمال بھی ہر کلاس میں طلباء کے لئے لازمی کردیا گیا۔ درسیاتی کتب Text Book پروجکٹ کے لئے حکومت 104 ملین یورو ڈالر کا خصوصی بجٹ منظور کیا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے جدید اختراعی ڈیجیٹل ٹکسٹ بک کا تعلیمی نظام کامیاب نہ ہوسکا۔ کتابیں اور نوٹ بکس ہر طالب علم کے ساتھ ہونا لازمی کردیا گیا ہے۔ مستقبل میں کمپیوٹر انٹرنٹ اور ڈیجیٹل کارپوریٹ ورلڈ میں بہتر مواقع تلاش کرنے کے لئے اسکرین لرننگ کو بھی شامل رکھا گیا ہے۔ مصنوعی ذہانت مشین اور یادداشت طلباء کے دماغی صلاحیتوں کو کمزور کرنے میں اہم رول ادا کررہے ہیں۔

ہندوستان کے اسکولوں میں کمپیوٹرس:

اگرہم ہندوستان کے اسکولوں میں کارکرد کمپیوٹر اور ڈیجیٹل اسکرین لرننگ کا جائزہ لیں تو پتہ چلے گا کہ ابھی ہندوستان کو ملک کے تمام اسکولوں میں کمپیوٹر کے استعمال کو عام کرنے میں اور کئی دہے لگ سکتے ہیں۔ ملک کے اکثر اسکولوں میں کمپیوٹر انفرااسٹکچر کی شدید کمی پائی جاتی ہے۔ حال ہی میں UDISE کی جانب سے جاری کردہ اعداد وشمار کے مطابق 14 لاکھ 50 ہزار اسکولوں میں صرف 32.4% اسکولوں میں کمپیوٹر سسٹم تک طلباء کی رسائی ہے۔ صرف 24.4% اسکولوں میں اسمارٹ کلاسس رومس ہیں اور 24.2% اسکولوں میں تعلیم کا انحصار موبائل فونس پر ہے۔

Unified District Information System for Education ایک اہم ادارہ ہے جو ضلعی سطح پر اسکولی تعلیم سے متعلق تمام اعداد و شمار اور ڈاٹا جمع کرتا اور محفوظ رکھتا ہے۔ منسٹری آف ایجوکیشن اپنی سالانہ رپورٹ UDISE کی بنیاد پر ہی جاری کرتی ہے۔ جاری کردہ ڈاٹا کے مطابق سرکاری اسکولوں اور نجی پرائیویٹ اسکولوں میں بنیادی فرق ہے۔ 60% پرائیویٹ اسکولوں یعنی 3.3 لاکھ اسکولوں میں کمپیوٹر انفرااسٹکچرس موجود ہے۔ 40% اسکولوں میں ڈسک ٹاپ نوٹ بک Lap Top موجود ہے۔ 34.6% اسکولوں میں اسمارٹ کلاس رومس ہیں جبکہ 10 لاکھ گورنمنٹ اسکولوں میں صرف 21.4% اسکولوں میں Desk Top اور 22.2% میں Tablets اور 21.2% اسکولوں میں اسمارٹ کلاس رومس ہیں۔

سرکاری مدارس میں بنیادی سہولتوں میں بہتری واقع ہوئی ہے۔ 2019-20 میں 93.8% اسکولوں میں پینے کا پانی دستیاب ہے۔ طالبات کے لئے بیت الخلاء کی 80.2% مدارس میں سہولیات دستیاب تھیں۔ اب بڑھ کر 92.9% اسکولوں میں UNESCO کی جانب سے ملک بھر کے سرکاری اسکولوں میں ہینڈ واش Hand Wash کا پروجکٹ قائم کیا گیا ہے۔ یہ اعداد وشمار سرکاری اعداد وشمار کے استعمال کئے جاتے ہیں۔ جبکہ حقیقت میں جاری کردہ ڈاٹا سے اصل تعداد بہت کم ہوتی ہے۔ گراؤنڈ پر صورتحال اس سے مختلف ہوتی ہے۔ دوسرے نجی آزاد تحقیقاتی سروے اداروں کے مطابق 40% طالبات کے مدارس میں بیت الخلاء نہیں ہے۔ پیر اور ہاتھ کی بچوں میں بیماریوں کے روک تھام کے لئے لفٹ سے زیادہ سرکاری اسکولوں میں ٹیچر کی کمی ہے۔

انٹرنٹ کی سہولتیں 22.3% سے بڑھ کر 53.9% تک پہنچ گئی ہے۔ دہلی، پنجاب اور کیرلا میں 99.1% اسکولوں میں کارآمد کمپیوٹر سسٹم کی سہولیات ہیں جبکہ بہار میں 18.4%، مغربی بنگال 21.8%، اترپردیش 33.8% چھتیس گڈھ 37.5% اور جھارکھنڈ میں 42.6% اسکولوں میں کمپیوٹر کی سہولیات دستیاب ہیں۔

Oxfom India کی Equality Report 2022 میں کہا گیا ہے کہ آمدنیوں میں علاقائی اور صنفی عدم مساوات کی وجہ سے انتظامیہ اسکولوں میں بہتر انداز کے کمپیوٹر سسٹم فراہم کرنے سے قاصر ہیں وہی علاقوں میں بجلی کی سپلائی میں رکاوٹ اور انٹرنٹ کے کنکشن نہ ہونے کی وجہ سے طلباء کمپیوٹر لرننگ سے ابھی دور ہیں۔

کوئڈ میں آن لائن ایجوکیشن طریقہ تعلیم کو فروغ ملا تھا۔ گھر میں بچوں کی ڈیجیٹل تعلیمی کوششیں کسی حد تک کامیاب ہوئیں لیکن مختلف کلاس میں تعلیم حاصل کرنے والے ایک ہی خاندان کے بھائی بہنوں کو ایک یا بمشکل دو موبائل پر انحصار کرنا پڑا تھا۔ معاشی مسائل کی وجہ مجبور بچے ترک تعلیم کی تھی۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ گذشتہ 3 سالوں میں وہ دوبارہ اسکولوں کی جانب رجوع ہونے سے قاصر رہ گئے۔

بعض گھرانوں میں تعلیم یافتہ مائیں ہونے کے باوجود چونکہ انہیں ٹیچرس ٹریننگ حاصل نہ ہونے کی وجہ سے گھروں میں بہتر تدریسی فرائض انجام دینے سے قاصر رہے۔ سرکاری اسکولوں کو بی جے پی سرکار نے یہ بہانہ کرتے ہوئے کہ بچوں کے داخلہ کم ہورہے ہیں فی ٹیچر طلباء کا اوسط گھٹ چکا ہے۔ لہٰذا دور دراز کے مسلم علاقوں میں بڑے اہتمام سے قبائل کو شامل رکھا گیا اور کہیں بھی مسلمان بچوں اور طلباء کا ذکر نہیں ہے۔

Deep Seek اور اوپن LLM سے تعلیمی میدان میں بہت بڑی تبدیلیوں کی پیش قیاسی کی جارہی تھی۔ لیکن 2025 سے دنیا A.I مصنوعی ذہانت LLM کا انقلاب برپا ہے۔ اس دوڑ میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کے لئے کوشاں ہے۔ Large Language Model (LLM) اب A.I کے اسکولی طلباء پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوسکتے ہیں۔ اس کا خوردوبینی جائزہ لینا بے حد ضروری ہے۔

I.T کمپنیوں کی مسابقتی دوڑ میں ہر چند میں دم بخود کرنے والے نئے A.I ٹولس متعارف کئے جارہے ہیں۔ Deep Seek سے زیادہ بہتر اور اڈوانس چارٹ بوٹ گروک کی تیاری کے حتمی مراحل کا ایلن ماسک نے اعلان کیا ہے۔ ایلن ماسک نے کہا کہ آئندہ دو ہفتوں میں یہ ریلیز کردیا جائے گا۔ جتنے LLM ابھی تک متعارف ہوئے ہیں ان میں سب سے بہتر اور تیز تر چاٹ بوٹ 3 ثابت ہوگا۔ ایلن ماسک نے ٹرانسپورٹ کی دنیا میں بھی محرالعقول ایجادات پیش کیں ہیں۔ دنیا کا ایک بہترین ورم ہول ایک تصوراتی سرنگ کا دبئی میں آغاز کرنے کا اعلان کیا ہے۔ جس میں زماں و مکاں ملانے کے لئے سلنڈر کی شکل کا نیا ٹرانسپورٹ سسٹم جو سکنڈوں میں مسافروں کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچادے گا۔ ایلن ماسک نے اپنے SpaceX Link کو یوکرین کو فراہم کرکے روس کی برتری کو کمزور کردیا تھا۔ اب دنیا میں جب SpaceX link ڈش عام ہوجائے گا تو موجودہ زیر استعمال سیل فونس کی انڈسٹری زوال پذیر ہوجائے گی اور فون کالس ویڈیو کانفرنسنگ میٹنگ کے لئے Land lope Line کی ضرورت ہمیشہ کے لئے ختم ہوجائے گی۔

ان سب تبدیلیوں اور ڈیجیٹل انقلابات کے درمیان ہم ہماری آئندہ آنے والی زرخیز نسل کو کس طرح سے مستقبل کے تقاضوں کے مطابق ہم آہنگ کرسکیں گے۔ یہ بہت بڑا سوال ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ قدیم و جدید اقدار کو مربوط کرتے ہوئے ہمارے تقاضوں کے مطابق ایک ایسا اسکولی تعلیمی نظام کو متعارف کروائیں۔ جو عالمی سطح کے معیارات کے مطابق ہو۔

اسکولی بچے جو تعلیم میں غیر سنجیدہ ہوتے ہیں۔ یا انہیں توجہ دلانے والے قابل معلمین نہیں ملتے تو وہ ہنسی خوشی اور ڈیجیٹل بیہودہ شوقوں اور گندی فلموں و Dark Net اور سیکسی مناظر میں دلچسپی لینے لگتے ہیں۔ اور ان کا تعلیمی مستقبل ہمیشہ کے لئے تباہ ہوجاتا ہے۔ تعلیمی اداروں میں جہاں اخلاقیات کی گرفت کمزور پڑھ جاتی ہے وہاں دنیا بدترین مسائل کا سامنا کررہی ہے۔

2022 میں آسٹریلیاء میں ملک کے اسکولوں کے تمام ٹیچرس نے ہڑتال کردی تھی اور اسکولوں کو کئی ماہ بند رکھنا پڑا تھا وہ محض اس لئے کہ بھری کلاس میں اسکولی طلباء و طالبات کنٹرول سے باہر شرمناک حرکتوں میں مبتلا ہونے لگے اور اساتذہ معلمہ کی ایک بھی سننے تیار نہیں تھے بلکہ معلمین سے بدتمیزی و عدول حکمی عام سی بات ہوچکی تھی۔ 2024 میں لندن کے کسی اسکول میں ایک فحش ویڈیو کلپ طلباء و طالبات میں اچانک وائرل ہوگئی اور 30 منٹ میں برطانیہ کے تمام اسکولوں تک پہنچ گئی۔ ان شرمناک ویڈیو کلپ پر انتظامیہ اور والدین بھی پریشان ہوگئے اور آخر کار فی الفور ایمرجنسی میں پورے ملک کی انٹرنٹ سرویس بند کرنی پڑی تھی۔ کچھ دن اسکولوں کو بند رکھ کر مسئلہ کا حل تلاش کیا گیا۔

بچوں کیلئے لاکھوں ایسی بدتمیز ویڈیو گیمس ہیں جنہیں دیکھ کر بڑے لوگوں کو بھی شرم آجائے۔

بچوں میں Critical Thinking یادداشت، تقابلی نظر، پڑھائی کے ذریعہ نتائج اخذ کرنے کی تمام بنیادی و لازمی صلاحیتوں کی تباہی کے امکانات میں اضافہ ہورہا ہے۔ Army of Ignorent students جدید ٹکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے طلباء کی تعلیم کے ساتھ تربیت کی طرف توجہ دی جائے تو بہترین صلاحیتوں کی حامل جدید نسل ملک وقوم کو تیار ہوکر مل سکتی ہے۔

A.I مصنوعی ذہانت کئی سو افراد کا کام سیکنڈوں میں تکمیل کرکے پیش کررہی ہیں۔ اس سے جتنے فائدے ہیں اتنے ہی نقصانات بھی ہونے والے ہیں۔ ہمیں ایک فیک مکذوبہ نئی دنیا کا سامنا کرنا پڑے گا۔ سچ اور جھوٹ حقیقت اور مجاز تخیلات اور طبقات Meta Physics حسی وجود میں فرق کرنا مشکل ہوجائے گا۔ مصنوعی ذہانت کے مثبت استعمال کے لئے ابھی دنیا میں کوئی ضابطہ اخلاق متعارف نہیں ہوا ہے۔ بڑی احتیاط اور مبسوط تعلیمی منصوبہ بندی کے ذریعہ ہمارے اسکولی طلباء میں ٹھوس نظام تعلیم کو فروغ دینے کی کوشش کرنا چاہیے۔ ورنہ ٹیچرس، ڈاکٹرس، سائنس سب کے سب A.I کے غلام بن جائیں گے اور انسانی عقلی بنیادوں اور معیارت کا خاتمہ ہوجائے گا۔ انسان مشینی زندگی کا مرہون منت ہوجائے گا۔

XXXXXXX

انتخابی ریوڑیوں پر سپریم ناراضگی

درحقیقت ہماری جمہوری سیاست نے عوامی فلاح و بہبود کے نام پر ایسے منصوبوں کو زیادہ اہمیت دی ہے کہ جس نے عوام کو لالچی بنادیا ہے۔ اس کا قطعی یہ مطلب نہیں کہ حکومت اپنے عوام کے جائز مسائل پر توجہ نہ دے اوران کی ضروریات زندگی کو اپنی ترجیحات سے خارج کردے، لیکن اگر لوگوں کو روزگار دینے کے بجائے انھیں مفت راشن کی سوغات دی جاتی ہے، ان کے مالی وسائل میں اضافے کے بنیادی نشانے کو پس پشت ڈال کر انھیں ایک معمولی سی رقم مالی مدد کے بہانے فراہم کرکے انھیں کام چور بنایا جاتا ہے۔ ان کے مسائل کو ایڈریس کرنے کے بجائے انھیں سیاسی مفادات کے جال میں الجھا کر لالچی بنایا جاتا ہے تو اس سے سے نہ تو عوام کا بھلا ہوتا ہے اور نہ کسی مسئلے کو جڑ سے ختم کرنے کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ بدقسمتی سے کوئی بھی حکومت مسائل کو جڑ سے ختم کرنے سے چشم پوشی اختیار کرکے ان مسائل کا عارضی حل تلاش کرنے پر توجہ اس لیے دیتی ہے کہ یہ عوام کی حمایت حاصل کرنے کا شارٹ کٹ ہے۔ لیکن یہ شارٹ کٹ ملک کی اجتماعی ترقی اور اقتصادی مفادات کے طویل مدتی نشانے سے ملک کو دور لے جاتا ہے۔ سپریم کورٹ کی مذکورہ بنچ نے جس طفیلی طبقے کا ذکر مذکورہ عرضی کی سماعت کے دوران کیا اسے ہماری عارضی مفادات پر مبنی سیاست نے ہی پیدا کیا ہے، اور اس میں تمام پارٹیاں ہی شامل ہیں۔

سراج نقوی

انتخابات کے موقع پر مختلف سیاسی پارٹیوں کی طرف سے کیے جانے والے لبھاؤنے وعدوں پر سپریم کورٹ نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ عدالت نے ایسے وعدوں سے فیضیاب ہونے والوں کو طفیلی طبقہ بتاتے ہوئے یہ سخت تبصرہ بھی کیا کہ ''لوگ ایسے انتخابی وعدوں کی وجہ سے کام کرنے کو تیار نہیں ہیں، کیونکہ انھیں مفت راشن اور رقم ملتی۔''

سپریم کورٹ کے مذکورہ تبصرے کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم مختلف حکومتوں اور سیاسی پارٹیوں کے عمل کا جائزہ لیں تو یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ سیاسی پارٹیوں کے 'ریوڑیاں بانٹنے' کے اس عمل نے واقعی ملک میں ایک ایسا طبقہ پیدا کر دیا ہے کہ جو ہر سیاسی پارٹی کی کارکردگی کو ایسے وعدوں پر ہی پرکھتا ہے، اور یہ مان بیٹھا ہے کہ جو پارٹی عوام کو جتنی 'مفت سہولتیں' مہیا کراتی ہے وہ اتنی ہی عوام دوست ہوتی ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ عوام کو مفت خوری کی عادت ڈالنا خود عوام اور ملک دونوں کے طویل مدتی مفادات کے خلاف ہے۔ یہی وہ صورتحال ہے کہ جس کی طرف سپریم کورٹ نے اپنے تبصرے میں اشارہ کیا ہے۔ عدالت کا یہ کہنا قطعی بجا ہے کہ انتخابی وعدوں کے سبب لوگ کام کرنے کو تیار نہیں۔ ایک مشہور محاورہ ہے کہ ''جسے ملے یوں وہ کھیتی کرے کیوں؟'' ظاہر ہے جن لوگوں کی زندگی کا مقصد صرف کھانا ہی ہو ان کے لیے ایسے سیاسی وعدے آرام طلبی کا جواز پیدا کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اس بات کو کلیہ نہیں تسلیم کیا جا سکتا، اس لیے کہ ایسے لوگوں کی بھی بہت بڑی تعداد ہوتی ہے کہ جو کسی واقعی قابل قبول مجبوری کے سبب اپنی زندگی کے لیے وسائل مہیا نہیں کر سکتے، اور ایک فلاحی ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے شہریوں کے گزر بسر کے لیے انتظامات کرے۔ عہد قدیم سے ہی کہ جب سیاسی یا انتخابی ریوڑیاں تقسیم کرنے کا کوئی تصور بھی نہیں تھا تب بھی حکومت ریاست کے مجبور و لاچار لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے اپنی سطح پر بہت کچھ کرتی تھی۔ لیکن اس اصول کا اطلاق 'مال مفت کے خواہشمندوں' پر بہرحال نہیں ہوتا۔ اس لیے اس طبقے کو مفت خوری کی عادت ڈالنا انفرادی اور قومی سطح پر ناکارہ لوگوں کی ایسی جماعت تیار کرنے کے مترادف ہے کہ جو اجتماعی ترقی کی رفتار کو سست کرنے اور ملک کے وسائل کو غیر پیداواری شعبے پر خرچ کر کے معیشت کو کمزور کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ لیکن سیاسی پارٹیوں کو شائد ان تمام باتوں سے کوئی مطلب نہیں۔ اس لیے کہ موجودہ جمہوری نظام میں انتخابی فتح کے تقاضے قومی ترقی کے تقاضوں پر بھاری پڑتے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ کوئی سیاسی پارٹی نہیں چاہتی کہ وہ انتخابی وعدوں کے معاملے میں دوسری کسی پارٹی سے پیچھے رہے، اور یہی رویہ عوام کو مفت خوری کا عادی بنانے میں مددگار ہوتا ہے۔ سپریم کورٹ کا تبصرہ دراصل اسی صورتحال کے خلاف ہے۔

کچھ عرصہ قبل وزیر اعظم نریندر مودی نے اپوزیشن پارٹیوں کے ذریعہ 'انتخابی ریوڑیوں کی تقسیم' کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا تھا، لیکن ان کا یہ تبصرہ اگر بطور وزیر اعظم ہوتا تو پھر حکومت کی پالیسیوں میں اس کی جھلک نظر آنی چاہیے تھی، لیکن ایسا بہرحال نہیں تھا۔ وزیر اعظم جو کچھ کہہ رہے تھے اس کے پس پشت اپوزیشن پارٹیوں کو نشانہ بنانا ہی مقصد تھا۔ اس لیے کہ خود بی جے پی 'مفت سوغات' کی تقسیم کے معاملے میں کسی سے پیچھے نہیں ہے۔ بلکہ کئی اعتبار سے بی جے پی کی انتخابی ریوڑیوں کی تقسیم میں ضرورت مندوں سے زیادہ مذہبی گروپوں کے مفادات کو ترجیح دی جاتی ہے، اور یہ صورتحال حالات کو بد سے بدتر بنانے کی سمت لے جاتی ہے۔

بہرحال جہاں تک سپریم کورٹ کے مذکورہ تبصرے کا تعلق ہے تو اس میں کسی ایک پارٹی یا حکومت پر تنقید نہیں کی گئی ہے، بلکہ ہماری انتخابی سیاست میں عوام کو لبھانے کے لیے سیاسی پارٹیاں جو طریقہ اختیار کر رہی ہیں، اور جس طرح محض عارضی و قلیل مدتی مفادات کے جال میں عوام کو پھنسا کر انھیں بے عملی کی طرف لے جا رہی ہیں اس پر تنقید کی گئی ہے۔ دراصل عدالت بے گھر لوگوں کے لیے 'شیلٹر ہوم' بنانے سے متعلق ایک عرضی پر سماعت کر رہی تھی۔ جسٹس بی آر گوئی اور جسٹس اے جی مسیح پر مشتمل بنچ نے عرضی پر سماعت کرتے ہوئے تبصرہ کیا کہ ''ملک کی ترقی میں تعاون دیکر انھیں قومی دھارے کے سماج کا حصہ بنانے کے بجائے کیا ہم ایک طفیلی طبقہ تیار نہیں کر رہے ہیں۔'' عرضی میں حکومت پر الزام لگایا گیا کہ اس نے گزشتہ کچھ ماہ میں شہری پناہ گاہ منصوبے کے لیے پیسہ دینا بند کر دیا ہے۔ اس کے نتیجے میں بے گھر لوگ سڑکوں پر تڑپ رہے ہیں اور ٹھنڈ سے اسی سال 750 سے زیادہ بے گھر لوگ مر چکے ہیں۔ عرضی گزار وکیل پرشانت بھوشن نے یہ بھی کہا کہ ''رحم صرف امیروں کے لیے ہے، غریبوں کے لیے نہیں۔'' پرشانت بھوشن کا اشارہ کس طرف تھا یہ بتانے کی ضرورت نہیں۔ حالانکہ عدالت نے پرشانت بھوشن کے مذکورہ تبصرے کو یہ کہتے ہوئے رد کر دیا کہ عدالت میں ''سیاسی تقریر'' کی ضرورت نہیں۔ عدالت نے پرشانت بھوشن کے تبصرے کے خلاف جو ناراضگی ظاہر کی وہ ایک الگ موضوع ہے، لیکن عدالت نے انتخابی وعدوں یا اعلانات کو بہرحال سخت تنقید کا نشانہ بنایا اور کہا کہ ''بدقسمتی سے مفت سہولتوں کے سبب، جن کا اعلان الیکشن سے ٹھیک پہلے کیا جاتا ہے، کچھ لاڈلی بہن، کچھ دیگر منصوبوں کے سبب لوگ کام کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں، اس لیے کہ انھیں مفت راشن مل رہا ہے۔ انھیں بغیر کام کیے ہی رقم مل رہی ہے، انھیں یہ سب کیوں ملنا چاہیے؟ کیا انھیں قومی دھارے کے سماج کا حصہ بنانا بہتر نہیں ہوگا؟'' حالانکہ پرشانت بھوشن نے فلاحی منصوبوں کے تعلق سے اپنے دلائل پیش کرکے ان منصوبوں کو درست ثابت کرنے کی کوشش کی لیکن سپریم کورٹ کی بنچ نے ان دلائل سے اتفاق نہیں کیا۔ اس سے قبل بھی عدالت ایسے منصوبوں کے خلاف اپنے موقف کا اظہار کرتی رہی ہے، لیکن ظاہر ہے سیاسی پارٹیوں کے اپنے مفادات ایسے اعلانات کا سبب بنتے ہیں کہ جن کا حتمی نتیجہ ملک کی معیشت پر بوجھ بڑھنے کی صورت میں سامنے آتا ہے۔

درحقیقت ہماری جمہوری سیاست نے عوامی فلاح و بہبود کے نام پر ایسے منصوبوں کو زیادہ اہمیت دی ہے کہ جس نے عوام کو لالچی بنا دیا ہے۔ اس کا قطعی یہ مطلب نہیں کہ حکومت اپنے عوام کے جائز مسائل پر توجہ نہ دے اور ان کی ضروریات زندگی کو اپنی ترجیحات سے خارج کر دے، لیکن اگر لوگوں کو روزگار دینے کے بجائے انھیں مفت راشن کی سوغات دی جاتی ہے، ان کے مالی وسائل میں اضافے کے بنیادی نشانے کو پس پشت ڈال کر انھیں ایک معمولی سی رقم مالی مدد کے بہانے فراہم کرکے انھیں کام چور بنایا جاتا ہے۔ ان کے مسائل کو ایڈریس کرنے کے بجائے انھیں سیاسی مفادات کے جال میں الجھا کر لالچی بنایا جاتا ہے تو اس سے سے نہ تو عوام کا بھلا ہوتا ہے اور نہ کسی مسئلے کو جڑ سے ختم کرنے کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ بدقسمتی سے کوئی بھی حکومت مسائل کو جڑ سے ختم کرنے سے چشم پوشی اختیار کرکے ان مسائل کا عارضی حل تلاش کرنے پر توجہ اس لیے دیتی ہے کہ یہ عوام کی حمایت حاصل کرنے کا شارٹ کٹ ہے۔ لیکن یہ شارٹ کٹ ملک کی اجتماعی ترقی اور اقتصادی مفادات کے طویل مدتی نشانے سے ملک کو دور لے جاتا ہے۔ سپریم کورٹ کی مذکورہ بنچ نے جس طفیلی طبقے کا ذکر مذکورہ عرضی کی سماعت کے دوران کیا اسے ہماری عارضی مفادات پر مبنی سیاست نے ہی پیدا کیا ہے، اور اس میں تمام پارٹیاں ہی شامل ہیں۔ حال ہی میں دلّی اور اس سے قبل دیگر کئی ریاستوں میں ہوئے اسمبلی انتخابات اور گزشتہ برس ہوئے پارلیمانی انتخابات میں بھی اس 'طفیلی طبقے' کو تیار کرنے کی سیاسی پارٹیوں کی کوششوں کو صاف طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔

naqvisiraj58@gmail.com
Mobile:9811602330

زندگی کا رخ سنت وشریعت کی طرف موڑ کر ہی حالات کی تبدیلی ممکن: مولانا توصیف ندوی

جامعہ زینت القرآن قصبہ رامپور میں اجلاس عام بعنوان ’’قرآن کا پیغام امت کے نام‘‘ جلسہ

بارہ بنکی(محمد مدثر): جامعہ زینت القرآن قصبہ رامپور میں تکمیل حفظ و ناظرہ قرآن کے موقع پر بنام اجلاسِ عام بعنوان ’’قرآن کا پیغام امت کے نام‘‘ ایک جلسہ قاری مسیح الرحمٰن مظاہری کی زیر نگرانی منعقد ہوا جسکا کا آغاز قاری محمد ذکوان کی تلاوت سے ہوا۔اس موقع پر مفتی محمد سلمان قاسمی زیدپوری نے اپنے خطاب میں قرآن کی اہمیت و افضلیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا جب تک ہم قرآن کے احکامات مطابق اپنی زندگی کو نہیں لائینگے حالات نہیں بدل سکتے حکومت کسی کی بھی آجائے،قرآن سے جس چیز کو نسبت حاصل ہوجائے وہ اعلی ہوجاتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ اگر حافظ گنہگار بھی ہے تب بھی اسکے اندر کچھ نہ کچھ خوبی تو ہے ورنہ اللہ اپنی مخلوق میں سے اُس بندے کو منتخب کر کے اسکے سینے کے اندر اپنا پاک ومقدس کلام محفوظ نا کرتا،اگر اللہ نے حفظِ قرآن کی عظیم دولت سے نوازا ہےتو ہمیں اسکی ناقدری سے کلی طور پر بچنا چاہئے۔

مولانا توصیف عالم ندوی استاذ مدرسہ سجادیہ عربیہ موئی نے کہا کہ آج ہم اخبار و نیوز چینلوں کی غیر مصدقہ خبریں پڑھنے، سننے میں گھنٹوں برباد کردیتے ہیں لیکن قرآن پڑھنے کے لئے ہمارے پاس وقت نہیں،ہم اپنی کمائی لغویات ودکھاوے میں تو خرچ کردیتے ہیں لیکن اپنے بچوں کے ایمان کے تحفظ کے لئے ایسے تعلیمی ادارے نہیں بنا سکتے جہاں ہمارے بچے بچیاں اسلامی ماحول میں تعلیم حاصل کرسکیں۔ہم اپنی اسلامی تہذیب چھوڑ کر غیروں کے کلچر کو فالو کر کے اللہ کی مدد کے منتظر ہیں یادرکھیں جب تک زندگی کا رخ سنت وشریعت کی طرف نہیں موڑینگے تب تک حالات کی تبدیلی کا خیال ذہن سے نکال دیں۔مولانا مصباح الرحمٰن قاسمی نے کہا کہ ہم نے قرآن کو صرف ایصالِ ثواب اور دکان ومکان کے افتتاح کیلئے اور صرف برکت ہی کی کتاب سمجھ رکھا ہے جبکہ قرآن دستورِ زندگی ہے۔

نعت حافظ رواحہ رامپوری اور مشہور شاعر وسیم رامپوری قرآن کے تعلق سے کلام پڑھ کر جلسہ کو زینت بخشی۔جامعہ کے ایک طالبعلم امیر حمزہ چمن ولی نےحفظ مکمل کیا جنکی دستار بندی ہوئی اور محمد ثاقب،محمد زید،محمد عبداللہ ولد حاجی شفاعت رسول نیناظرہ مکمل کیا۔جلسہ کا اختتام مولانا توصیف عالم کی دعا پر ہوا۔اس موقع پر بطورِ خاص حافظ عبدالحق،مولانا اظہرالدین دیوکلیا،مولانا اشرف بھولے پورٹانڈہ، حافظ حسیب،حافظ ابوبکر،حافظ انس،حاجی قیس، حاجی ریاض الدین،حافظ شعیب،چاند بابو ایکسپورٹ،حافظ غیاث الدین،حافظ حسان،حافظ علی،حافظ فرزان کے علاوہ کثیر تعداد میں لوگ موجود تھے۔

(اک چھوٹی سی سرداری پر بے قابو ہیں ☆ کیا ہوگا جب آپ سکندر ہوجائیں گے (عتیق انظر

بڑگاواں،شہاب گنج میں جشن عتیق انظر اور کل ہند مشاعرہ اور کوی سمیلن

چندولی(پریس ریلیز): یوپی کے بالکل آخری مشرقی سرے پر واقع ضلع چندولی کے بڑگاواں میں پورے علاقے کی سب سے بڑی ادبی تقریب کل ہند مشاعرہ اور کوی سمیلن، "جشن عتیق انظر" کے عنوان سے منعقد کیا گیا،جس میں اعتراف خدمات کے طور پر صاحب جشن کی خدمت میں پورے علاقے کی جانب سے سپاس نامہ پیش کیا گیا۔

عتیق انظر، عالمی شہرت یافتہ شاعر و ادیب ہیں،ان کے تین شعری مجموعے "پہچان" 1994، "دوسرا جسم" 2018 اور احتجاجی نظموں کا مجموعہ "اچھے دن کا سوگ" 2022 میں منظر عام پر آکر مقبول ہو چکے ہیں۔ وہ چندولی میں بھڑسر گاؤں کے رہنے والے ہیں، جو پہلے بنارس ضلعے کا حصہ تھا، وہ تقریبا چار دہائیوں سے قطر کی راجدھانی دوحہ میں بسلسلہء ملازمت مقیم ہیں،ملازمت کے ساتھ اردو زبان وادب کی خدمت بھی وہ شروع ہی سے انجام دے رہے ہیں،مختلف ادبی تنظیموں سے وابستہ رہ کر انھوں نے بہت سارے مشاعرے اور سیمینار منعقد کرائے ہیں، فی الحال وہ دوحہ کی معروف ومعتبر ادبی تنظیم "کاروان اردو قطر" کے بانی صدر کی حیثیت سے اردو ادب کی خدمت انجام دے رہے ہیں، انھوں نے، دیگر ادبی تقریبات کے علاوہ، ہندوستان کے کئی مشہور و مقبول شعرا کے جشن کا اہتمام بھی کیا ہے،جن میں وسیم بریلوی،منور رانا،راحت اندوری،شہپر رسول، اظہر عنایتی،شین کاف نظام اور فرحت احساس کے نام شامل ہیں۔

تقریب کا انعقاد "قومی یکجہتی فاونڈیشن" بڑگاواں کے زیر اہتمام کیا گیا، جس کے صدر

عبدالقیوم خان(قمو) اور نائب صدر مشتاق احمد ہیں، مشاعرے کی صدارت حاجی سید نعیم نے فرمائی،مہمان اعزازی کی حیثیت سے اوصاف احمد گڈو نے شرکت کی اور نظامت کے فرائض ثمر غازیپوری نے ادا کیے، مشاعرہ رات ساڑھے دس بجے شروع ہوکر کامیابی کے ساتھ صبح چار بجے اختتام پذیر ہوا،جس میں سنجیدہ،مزاحیہ اور وطن دوستی پر مبنی کلام پیش کیا گیا اور سامعین بے حد لطف اندوز ہوے۔

مشاعرے میں شرکت کرنے والے شعرا کے نام حسب ذیل ہیں: جوہر کانپوری، عتیق انظر،شبینہ ادیب،رادھے شیام بھارتی،فرمود الہ آبادی، زم زم رام نگری، کاوش ردولوی، نظام بنارسی، شائستہ ثنا، سلمان ظفر،نسیم ساز، مشتاق بنارسی، وسیم مظہر، رینا تیواری، بندھو پال، ابوشحمہ مغل سراوی،ثنا محمودآبادی اور ارقم بہریا آبادی۔

شوبھت یونیورسٹی کے وائس چانسلر کو’ہندوستان کے ممتاز وائس چانسلر‘کے اعزاسے نوازا گیا

گنگوہ، (نامہ نگار)

شوبھت یونیورسٹی گنگوہ کے وائس چانسلر ڈاکٹر رنجیت سنگھ کو"انڈین ایجوکیشن سمٹ 2025" کی جانب سے "ہندوستان کے ممتاز وائس چانسلرا" (Outstanding vice chancellor of India) کے اعزاز سے نوازا گیا ہے۔انہیں یہ اعزاز 12 فروری کو 14ویں ہندوستانی تعلیمی سربراہی اجلاس کے دوران دیا گیا۔دہلی کے میریڈین ہوٹل میں منعقد ایک تقریب میں ڈاکٹر رنجیت سنگھ کو تعلیم، تحقیق اور انتظامیہ کے شعبے میں شاندار شراکت کے اعتراف میں یہ اعزاز دیا گیا۔

ہندوستانی تعلیمی سربراہی اجلاس جو اعلیٰ تعلیم اور ہنرمندی کی ترقی میں اسٹیک ہولڈرز کے لیے بامعنی مکالمے اور بات چیت اور آپسی تعاون میں شامل ہونے کا ایک منفرد موقع فراہم کرتا ہے۔ ماہرین تعلیم، پالیسی ساز،صنعت کے رہنماؤں اور ماہرین کو جوڑ کر، سربراہی اجلاس نہایت اہم چیلنجز کے حل اور عملی میدان میں نئے رجحانات کی تلاش کرنے کے لئے ایک اہم پلیٹ فارم کی شکل میں کام کرنے کا موقع دیتا ہے۔ڈاکٹر رنجیت سنگھ کی شاندار کامیابی پر شوبھت یونیورسٹی کے چانسلر کنور شیکھر وجیندر نے سب سے پہلے انہیں مبارکباد دی اور کہا کہ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب آپ کی کامیابی پر ہم سب فخر محسوس کر رہا ہے۔ آپ کے کام اور لگن نے نہ صرف شوبھت یونیورسٹی کے وقار کو بڑھایا ہے بلکہ اس نے تعلیمی معاشرے میں بھی ایک مثال قائم کی ہے۔ڈاکٹر رنجیت سنگھ نے شوبھت یونیورسٹی چانسلر کنور شیکھر وجیندر اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ یونیورسٹی کے چانسلر شری کنور شیکھر وجیندر جی ہمیشہ ان کی رہنمائی کرتے رہے ہیں۔ ہر چھوٹی بڑی کامیابی اجتماعی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ ہر کامیابی ایک دوسرے کے تعاون کی بنیاد پر آگے بڑھتی ہے لہٰذا میں دل کی گہرائیوں سے سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

عنایہ عدیل نے آٹھ سال کی عمر میں مکمل کیا قرآن

فتح پور،بارہ بنکی (محمد نسیم ندوی) مقامی محلّہ نالا پار ساکن محمد عدیل بن عبدالعزیز کی آٹھ سالہ بیٹی عنایہ عدیل نے محض آٹھ سال کی عمر میں ناظرہ قرآن مجید مکمل کیا۔اس موقع پر موصوف کی رہائش گاہ پر ایک دعائیہ تقریب ہوئی جس میں بچی کو مبارک باد دیتے ہوئے نیک خواہشات کا اظہار کیا گیا،قابل ذکر ہے کہ حافظ محمد سلیم کی زیر نگرانی بچی نے قرآن مکمل کیا اس موقع پر بچی کے نانا سراج احمد نفیس،عبداللطیف،محمد فیصل،حنظلہ نسیم،محمد توفیق،محمد سلمان صدیقی،محمد فرقان اور ڈاکٹر وجہ القمر وغیرہ نے مبارکباد پیش کی۔

خاتون نے لگایا بیگ چھیننے کا الزام

رائے بریلی(ایجنسی): ڈلمؤ کوتوالی علاقے کے کرولی دما گاؤں کی ایک خاتون منورانی نے بھدوکھر تھانے کی پولیس کو اطلاع دی ہے اور کچھ لوگوں پر اس کا پیسوں سے بھرا بیگ چھیننے کا الزام لگایا ہے۔ خاتون کی جانب سے دیے گئے شکایتی خط کی بنیاد پر پولیس نے معاملے کی جانچ شروع کردی ہے۔منورانی نے دیے گئے شکایتی خط میں بتایا کہ وہ جمعہ کو وہ شہر آئی تھی۔اس کے بعد وہ گھر جارہی تھی۔دیر شام ڈلمؤ-منشی گنج روڈ پر منیہر وگاؤں کے قریب چار پہیہ گاڑی پر سوار کچھ لوگوں نے اس کا پرس چھین لیا۔الزام ہے کہ ان کے پرس میں پیسے تھی۔واقعہ کے بعد نوجوان موقع سے فرار ہوگیا۔متاثرہ کی جانب سے دی گئی اطلاع پر پولیس ٹیم حرکت میں آگئی اور کیس کی تفتیش شروع کردی۔ایڈیشنل ایس پی سنجیو سنہا نے کہا کہ خاتون کی طرف سے دی گئی معلومات کی بنیاد پر معاملے کی جانچ کی جارہی ہے۔انہوں نے کہا کہ خاتون گاؤں کے کچھ لوگوں پر الزامات لگارہی ہے، اس لیے کیس کی تحقیقات کے بعد ہی مزید کارروائی کی جائے گی۔

نواں انعامی مسابقہ برائے حفظ قرآن مجید کا انعقاد

لکھنو(محمد نسیم ندوی)

تحریک اشاعت القرآن لکھنو کیز یر اہتمام نواں انعامی مسابقہ حفظ قرآن مجید برائے مدارس لکھنو بیادگار حافظ حشمت اللہؒ معہد تحفیظ القرآن سکروری منعقد ہوا جس کی صدارت مولانا سید عمار حسینی ندوی ناظر عام دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے کی۔اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مولانا حسینی نے اپنے صدارتی کلمات میں کہا کہ قرآن مجید خالق کائنات کی طرف سے انسانیت کے لئے سب سے بڑا تحفہ ہے اور دنیا کے تمام انسانوں کے لئے کتاب ہدایت ہے،قابل ذکر ہے کہ یہ مسابقہ تسلسل کے ساتھ گذشتہ نو سالوں سے منعقد ہو رہا ہے اس میں لکھنو کے مختلف مدرس سے ۶۲ طلباء شریک ہوئے،مسابقہ دو زمروں پر مشتمل تھا،ایک زمرہ علیا برائے مکمل حفظ قرآن مجید جس میں ۲۸ طلباء شریک ہوئے اور دوسرے دوسرے زمرہ سفلیٰ برائے ۱۵ پارہ حفظ،جس میں ۲۴ طلباء نے شرکت کی ان دونوں زمروں میں سے پانچ پانچ طلباء امتیازی نمبرات کے ساتھ نمایاں کامیابی حاصل کرتے ہوئے انعامات کے مستحق قرار پائے،زمرہ علیا میں عبید اللہ فیضان بن محمد فیضان ندوی مرحوم،دوم محمد شارب بن شہاب الدین ندوی،سوم محمد صادق بن شہاب الدین ندوی، چہارم عطاء الرحمٰن بن سعود اور پنجم محمد یوسف بن محمد جاوید اس ضمن میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ تمام طلباء ایک ہی مدرسہ معہد سیدنا ابی بکر صدیقؓ مہپت مئو لکھنو کے طالب ہیں،اسی طرح طبقہ سفلیٰ میں محمد فرحان ابو بن پرویز اول، ابوعبیدہ بن محمد عرفان دوم محمد اُسید بن عبدالرحیم سوم،محمد ابوذر بن محمد شارف چہارم اور محمد اقدس بن خورشید عالم نے پانچواں مقام حاصل کیا،طبقہ سفلیٰ کے بھی تمام نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے سبھی طلباء معہد سیدنا ابی بکر مہپت مئو ہی کے ہیں جو کہ اس مدرسہ کے لئے قابل فخر ہے،اس مسابقہ میں قاری عبداللہ ندوی،قاری محمد داؤد ندوی اور قاری زبیر احمد فرقانی نے حکم کے فرائض انجام دیئے جبکہ مفتح کی ذمہ داری قاری عطاءالرحمٰن ندوی نے انجام دیئے،اس موقع پر تحریک کے صدر مولانا احسان ندوی،شاہد حسین،مولانا اسماعیل ندوی،مولانا کوثر ندوی،مولانا آصف ندوی،حافظ محمد نعمان،مولانا عامر اعظمی ندوی،وغیرہ بطور شریک مسابقہ رہے۔

NATIONAL / INTERNATIONAL

ٹرمپ کی دھمکی: غزہ پر سخت موقف اختیار کروں گا

غزہ (ایجنسی): حماس کی جانب سے اگلے ہفتے کو غزہ میں جنگ بندی معاہدے کے دوسرے مرحلے کے لیے مذاکرات شروع کرنے کی توقع کے ساتھ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے سخت موقف اختیار کرنے کی دھمکی دی ہے۔انہوں نے کہا کہ حماس کو" تمام قیدیوں" کو رہا کرنا چاہیے۔خبر رساں ادارے رائٹرز کے مطابق "سخت موقف" سے ان کا کیا مطلب ہے اس کی وضاحت نہیں کی۔یہ بیان اسرائیل کی جانب سے جمعے کے روز اس اعلان کے بعد سامنے آیا ہے جس میں اس نے کہا ہے کہ اسے تین اسرائیلی قیدیوں کے نام موصول ہو گئے ہیں جنہیں غزہ کی پٹی سے ہفتے کے روز رہا کیا جائے گا۔حماس کے عسکری ونگ عزالدین القسام بریگیڈز نے ٹیلی گرام کے ذریعے تصدیق کی ہے کہ یرغمالیوں کو جن میں سے ایک اسلامی جہاد کے زیر حراست ہے کو اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ بندی کے معاہدے کے تحت فلسطینی قیدیوں کے تبادلے کی چھٹی کھیپ کے طور پر رہا کیا جائے گا۔ٹرمپ نے فلسطینی تحریک حماس کو" جہنم" کی دھمکی دیتے ہوئے کہا تھا کہ اگر وہ ہفتے تک غزہ کی پٹی میں قید تمام اسرائیلی قیدیوں کو رہا نہیں کرے گی تو اس پر جھنم کے دروازے کھول دیے جائیں گے۔اسرائیل نے بھی بدھ کے روز ان دھمکی آمیز لہجے میں کہا تھا کہ اگر حماس نے ہفتے تک یرغمالیوں کو رہا نہ کیا تو وہ غزہ میں "نئی جنگ" شروع کرے گا تا کہ اس کے رہائشیوں سے غزہ کو خالی کرنے کے ٹرمپ کے منصوبے کو ممکن بنایا جا سکے۔دریں اثنا اسرائیلی فوج نے غزہ میں جنگ دوبارہ شروع کرنے کے امکان کی تیاری کے لیے ریزرو فورسز کو طلب کیا ہے اگر حماس نے ڈیڈ لائن کے اختتام تک مزید اسرائیلی قیدیوں کو رہا کرنے کا عہد نہیں کیا تو فوج کو پیش قدمی کا حکم دیا جا سکتا ہے۔انیس جنوری کو نافذ ہونے والے جنگ بندی معاہدے کے مطابق معاہدے کا پہلا مرحلہ 42 دن تک جاری رہے گا،جس میں قیدیوں کے تبادلے کی چھٹی کھیپ آج ہفتے کے روز رہا کی جائے گی۔معاہدے کی شرائط کے تحت غزہ میں قید 33 یرغمالیوں کو مارچ کے اوائل تک رہا کر دیا جائے گا۔اس کے بدلے میں اسرائیلی جیلوں میں قید 1900 فلسطینی قیدیوں کو رہا کیا جائے گا۔اب تک 16 اسرائیلی مغویوں اور 765 فلسطینی قیدیوں کو رہا کیا جا چکا ہے۔

ایران کے ساتھ جوہری معاہدے کیلئے وقت ہاتھ سے نکلا جارہا ہے: آئی اے ای اے

تہران (ایجنسی)

اقوام متحدہ کے جوہری واچ ڈاگ ادارے کے سربراہ رافیل گورسی نے کہا ہے کہ ایرانی جوہری پروگرام کے سلسلے میں ایران کے ساتھ معاہدہ کرنے کا وقت ہاتھ سے نکال رہا ہے۔ کیونکہ ایران نے یورینیئم کی افزودگی کا سلسلہ تیزی سے جاری رکھا ہوا ہے۔ جو کہ اسلحہ سازی کے درجے کے قریب کے معیار کی ہے۔رافیل گورسی جمعہ کے روز بین الاقوامی خبر رساں ادارے روئٹرز سے گفتگو کررہے تھے۔ان کا کہنا تھا کہ ابھی ان کی ایرانی معاملے پر نئی قیادت کے ساتھ سیاسی مشاورت کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی ہے۔تاہم وہ ایرانی جوہری پروگرام کے بارے میں کسی جامع رپورٹ کے جاری کرنے میں ابھی التوا رکھیں گے جو کہ مارچ کے بعد ہوسکتی ہے اور ان کے مطابق اس رپورٹ میں کچھ تھوڑا اضافہ کیا جائے گا۔کیونکہ یہ پہلے ہی تیار کی جا چکی ہے۔

بے گھر فلسطینی تباہ شدہ گھروں کی طرف رواں دواں، پینے کے پانی کی سنگین قلت

غزہ (ایجنسی): غزہ میں اسرائیل کی جنگ روکنے کے لیے کیے گئے معاہدے پر عملدرآمد شروع کرنے کے بعد سے بے گھر کیے جا چکے فلسطینی لاکھوں کی تعداد میں اپنے تباہ شدہ مکانوں اور گھروں کی طرف بڑھ رہے ہیں۔تاہم انہیں وہاں رہتے ہوئے پانی کی شدید قلت کا سامنا ہے۔اسرائیل کی طرف سے مزید بمباری کی دھمکیاں بھی دی جارہی ہیں۔تاہم وہ اپنے علاقوں میں اس کے باجود واپس آکر رہنے کو ترجیح دے رہے ہیں۔اسرائیلی دھمکیوں کے علاوہ بھی دھمکیاں غزہ کو جہنم بنانے کے لیے مل چکی ہیں۔واپس پہنچنے والے شہری اور مقامی کسان باسل رجب نے غزہ کی صورتحال کے بارے میں کہا اسے کہیں کوئی پانی کا نل یا کنواں نظر نہیں آیا۔کوئی عمارت ہے نہ گھر۔50 سالہ رجب غزہ کے شمالی قصبے بیت لاھیہ میں موجود تھے۔وہ کہہ رہے تھے ہم نے یہاں آکر خیمے لگا لیے ہیں۔لیکن یہاں پانی نہیں ہے۔جس کی وجہ سے ہمیں دقت کا سامنا ہے۔پانی پینے کے لیے ہے نہ کپڑے دھونے کے لیے اور نہ کھانا پکانے کے لیے ہے اور پانی کی تلاش میں بعض اوقات 16 کلومیٹر دور تک جانا پڑتا ہے۔

تاہم بہت سے غزہ کے بے گھر ہوکر نقل مکانی کرنے والے فلسطینی اس سے بھی بدترین صورتحال کا تجربہ کر چکے ہیں۔جب اوپر سے بمباری اور بارود کی بارش ہوتی تھی اور انہیں اسی حال میں بے گھر ہوکر مارے مارے پناہ کے لیے نکلنا پڑتا تھا۔کئی فلسطینیوں کا کہنا ہے کہ جب وہ پلٹ رہے تھے تو انہیں اندازہ تھا کہ اسرائیل نے اپنے اتحادیوں کی مدد سے ہر چیز تباہ کر دی ہے۔حتیٰ کہ پانی کے نل اور پائپ سے لے کر ہسپتال کی فارمیسی تک تباہ کر دی ہے لیکن ہم اپنے گھر واپسی کے حق سے دستبردار ہونے کو تیار نہیں ہیں۔اس صورتحال میں کئی فلسطینیوں نے جہاں اپنے گھروں کا ملبہ اٹھانے کی کوششیں شروع کی ہے وہیں کئی فلسطینی کنویں کھودنے کی کوشش بھی کر رہے ہیں۔تاکہ اپنے علاقے میں پانی کی اس قلت کو کم کر سکیں۔ جہاں پر اسرائیل نے اپنے اتحادیوں کی مدد سے بارود کی اندھی بارش کر رکھی ہے اور ابھی پھر دھمکیاں دی جارہی ہیں، ہم وہاں رہنے کی کوشش میں ہیں۔خیال رہے فلسطینی واٹر اتھارٹی کا اندازہ ہے کہ پانی کے نظام کی بحالی کے لیے 2.7 ارب ڈالر کی ضرورت ہوگی۔جس کے نتیجے میں پینے کا پانی اور نکاسی آب کا نظام بحال ہو سکے گا۔فلسطینی شہری اس امر پر دکھ اور حیرت کا اظہار کرتے ہیں کہ اس حد تک غزہ کو تباہ کر دینے کے باوجود انسانی حقوق کے کسی ادارے اور کسی انصاف پسند ریاست کی طرف سے یہ بات نہیں کی جارہی کہ اس تباہی کے ذمہ دار اسرائیل اور اس کے اتحادیوں سے یہ رقوم وصول کر کے فلسطینی عوام کے حوالے کی جائیں۔فلسطینی واٹر اتھارٹی کے بیان کے مطابق 306 کنوؤں میں سے 208 کنویں ختم ہو چکے ہیں اور یہ اسرائیلی فوج نے بمباری کر کے تباہ کیے ہیں۔ بیت لاھیہ کے رہنے والے میسّر العطار نے کہا اسرائیلی فوج نے کوشش کی ہے کہ کوئی چیز غزہ میں تباہ ہونے سے نہ بچ سکے۔حتیٰ کہ اس نے پانی کے نل بھی تباہ کردیے کہ کوئی ان سے پانی نہ پی سکے۔

غالب اکیڈمی میں غزل سرائی کے مقابلے کا انعقاد

نئی دھلی (پریس ریلیز)

مرزا اسداللہ خاں غالب کے 156ویں یوم وفات کے موقع پر غالب کی غزل سرائی کے مقابلے کا انعقاد وزارت ثقافت حکومت ہند کے تعاون سے کیا گیا۔اس میں دہلی کے مختلف اسکولوں کے بچوں نے حصہ لیا۔اول،دوم،سوم آنے والے طلبا کو تین ہزار،دو ہزار اور ایک ہزار پانچ سو روپے اور شرکت کرنے والے طلبا کو حوصلہ افزائی کے انعامات کا اعلان کیا گیا اور اسناد دی گئیں۔ عالمی اردو ٹرسٹ کے چیئر مین عبدالرحمٰن اور کینڈا کے دانشور جاوید دانش نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔بچوں سے خطاب کرتے ہوئے جناب عبدالرحمٰن نے کہا کہ غالب اکیڈمی بچوں کا پروگرام ہر سال کرتی ہے جس میں غزل سرائی کا مقابلہ ہوتا ہے۔غزل پڑھنے کے بہت سے انداز ہوتے ہیں تحت اللفظ پڑھنا ایک فن ہے۔شعر کو سمجھ کر پڑھنا چاہیے۔جناب جاوید دانش نے بچوں کو مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ غزل سرائی کے ساتھ اسٹیج کا پروگرام بھی کرنا چاہیے جو غالب کے اشعار اور خطوط کے ذریعے کیا جاسکتا ہے۔غزل سرائی پروگرام میں ایس کے وی نور نگر، اینگلو عربک اسکول،کیمبرج اسکول اندرا پورم، گورنمنٹ سرودیہ ودیالیہ اولڈ سیما پوری،گورنمنٹ سینئر سکنڈری اسکول بیلا روڈ،جامعہ ملیہ اسلامیہ سینئر سکنڈری کے اٹھارہ طلبا نے شرکت کی۔سینئر سکنڈری اسکول زمرے میں امانت علی خاں، گورنمنٹ بوائز سینئر سکنڈری اسکول بیلا روڈ نے فرسٹ پوزیشن،شمع پروین ایس کے وی نور نگر نے سیکنڈ پوزیشن،تیسرا انعام اینگلو عربک کے مزمل نے حاصل کیا۔سکنڈری زمرے میں اینگلو عربک کے محمد حمزہ نے پہلا،ایس کے وی نور نگر کی ابرا فہیم نے دوسرا،جامعہ ملیہ اسلامیہ اسکول کی بتول فاطمہ نے تیسرا انعام حاصل کیا۔ ایس کے وی نور نگر کی رفعت،کیمبرج اسکول کی ونشیکا کو حوصلہ افزائی انعام دیا گیا۔

ظہیر احمد برنی، ڈاکٹر دویا جین اور ڈاکٹر شاداب تبسم نے جج کے فرائض انجام دیے۔ غزل سرائی کی نظامت کے فرائض چشمہ فاروقی نے ادا کئے۔اس موقع پر عقیل احمد نے غالب کی زندگی کے حقائق اور کلام پر روشنی ڈالی۔ اس پروگرام میں نور نگر اسکول کے اساتذہ عظمیٰ اور ممتاز بیگم، کیمبرج اسکول کی سندھیا،گورنمنٹ سرودیہ ودیالیہ اولڈ سیما پوری اسکول کے استاد اور گورنمنٹ سینئر سکنڈر اسکول بیلا روڈ کے استاد واجد خان نے بھی شرکت کی۔

بے روزگاری کی شرح دیکھتے ہوئے روزگار میلہ کی کامیابی کا پورا یقین تھا: شعیب عالم صدیقی

اے ایم پی اور ایس ایس سی اکیڈمی نے روزگار میلہ کا انعقاد کیا

لکھنؤ(پریس ریلیز): ایس ایس سی اکیڈمی حق پلازہ ابرار نگر والے ایم پی این جی او کی مشترکہ کوششوں سے حق پلازہ ابرار نگر میں مفت روز گار میلہ کا اہتمام کیا گیا جس میں دو سو سے زائد امیدواروں اور سولہ کارپوریٹ کمپنیز نے شرکت کیا روزگار میلہ کا افتتاح انجینئر حاجی محبوب عالم صدیقی چیئرمین ایس ایس سی گروپ اور محمد فیصل اے ایم پی نے فیتہ کاٹ کر کیا اس موقع پر محبوب عالم صدیقی نے روزگار میلہ میں آنے والی کمپنیوں کے تمام نمائندگان اور نوجوانوں سے بات چیت کر کے ان کا حوصلہ بڑھایا جاب میلہ آرگنائزر شعیب عالم صدیقی ڈائیریکٹر ایس ایس سی اکیڈمی نے اپنا تاثر پیش کرتے ہوئے کہا کہ جب میں نے روزگار میلہ کے انعقاد کے بارے میں سوچا تو مجھے اس کی کامیابی کا پورا یقین تھا کیونکہ بے روزگاری کی شرح سامنے تھی آج کے روزگار میلہ میں الحمدللہ بیاسی امیدواروں کا انتخاب کمپنیوں نے کیا جو قابل ستائش اور سکون کا باعث ہے یہ روزگار میلہ اے ایم پی اور ایس ایس سی اکیڈمی گروپ کا تاریخی کارنامہ ہے اس سے موجودہ بے روزگاری کو دور کرنے میں مدد ملے گی اور ملک کی تعمیر وترقی کی راہیں مزید ہموار ہوں گی اے ایم پی نمائندہ محمد فیصل نے کہا کہ روزگار میلہ کو کامیاب بنانے میں تمام این جی اوز اور کمپنیوں کا اہم رول رہا ہے سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ مستقبل میں بھی ان کا تعاون ملتا رہے گا ردولی شریف سے شریک شاہ انوار احمد فاروقی نے میلہ منتظمین کی تعریف کرتے ہوئے اسی تاریخی قدم قرار دیا۔اس موقع پر ایس ایس سی اکیڈمی کی جانب سے سبھی کمپنیوں کے انٹرویو میں شامل نمائندگان کو یادگاری نشان پیش کیا گیا روزگار میلہ کے انعقاد میں اے ایم پی کے محمد عمران سعید الاسلام شاداب علمہ صدیقی فرحین خان اور ایس ایس سی اکیڈمی گروپ کے مولانا اجمل حسین صابری بلال خان یونس صابری عبداللہ شیخ اور فرحانہ خان کا اہم کردار رہا۔

’’لوہیانامہ‘‘ میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے، اس اخبار سے متعلق کوئی بھی قانونی کارروائی صرف لکھنؤ کی مجاز عدالت یا فورم میں کی جاسکتی ہے۔
قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اخبار میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے سلسلہ میں اخراجات، معاملات یا لین دین کرنے سے قبل ذاتی طور پر اطمینان کرلیں۔ آپ کا محبوب روزنامہ اشتہارات میں شائع ہونے والے مود کی حقانیت اور دعوؤں کی سچائی سے قطعی واقف نہیں ہوتا۔ مشتہرین جو بھی مواد اور دعوے مشتہر کرتے ہیں ان کی ادارہ تائید یا توثیق نہیں کرسکتا، لہٰذا ان کے تعلق سے ادارہ لوہیا نامہ کے مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ (ادارہ لوہیا نامہ)

روزنامہ لوہیا نامہ، پرنٹر، پبلشر و پروپرائٹر: جاوید احمد نے دکشتا آفسیٹ 105/128، پھولباغ، کھٹیانہ حسین گنج، لکھنؤ (یوپی)-01 سے چھپوا کر 155/239 بھیڑی منڈی، مولوی گنج لکھنؤ شائع کیا، ایڈیٹر: جاوید احمد
PRINTER, PUBLISHER & OWNER : JAVED AHMAD PRINTED AT: DAXITA OFFSET 105/128 PHOOLBAGH, KHATIYANA HUSAINGANJ, LUCKNOW (U.P.)-01 AND PUBLISHED FROM-155/239 bhedi mandi molvi ganj, Lucknow (U.P.)-226018, EDITOR:JAVED AHMAD,
Mob. 9999422966 Phone:0522-4332403 E-mail:lohiyanama84@rediffmail.com, Website:www.lohianama.com

چند دنوں میں ختم قرآن تراویح کی روح کے خلاف: ذکی نور عظیم ندوی

سنٹر فار سوشل اینڈ ایجوکیشنل اویرنس کے زیر اہتمام رمضان بیداری پروگرام کا انعقاد

لکھنؤ (پریس ریلیز): سنٹر فار سوشل اینڈ ایجوکیشنل اویرنس لکھنؤ کی جانب سے رمضان کے سلسلے میں ہونے والے بیداری پروگرام میں رمضان سے صحیح طور پر فائدہ اٹھانے کے سلسلے میں غور وخوض کیا گیا اور اس جانب توجہ دلائی گئی کہ یہ مہینہ بے پایاں رحمتوں اور برکتوں کا ہے جس میں روزہ، تراویح کے اجر وثواب کے علاوہ دیگر اعمال کے ثواب میں بھی اضافہ کر دیا جاتا ہے۔

ڈائرکٹر مولانا ذکی نور عظیم ندوی نے کہا کہ اس مہینے سے کما حقہ فائدہ اٹھانے کی کوشش میں لوگ اس کی عبادتوں کو عام اور سہولت کے ساتھ کرنے کیلئے مختلف طرح کی کوششیں کرتے ہیں جن میں بعض جگہوں پر چند ہی دنوں میں تین یا پانچ پاروں کی تیز رفتاری سے تلاوت کے ذریعہ جلد ہی تراویح ختم کرنے کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے لیکن اس کے مختلف پہلوؤں کو لوگ نظر انداز کر دیتے ہیں بہت سے بزرگ اور بیمار افراد جو عام تراویح میں شریک ہو سکتے تھے اس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ اسی طرح لمبی نمازوں کے عادی نہ رہنے والے بعض حضرات ان لمبی تراویح کی جماعتوں میں شریک نہیں ہوتے یا انتظار کرتے ہیں کہ امام رکوع میں جائیں تو میں جماعت میں شریک ہو جاؤں اور بہت سے لوگ جو کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتے ہیں وہ بیٹھ کر پڑھنے پر مجبور ہوتے ہیں اور اس طرح بہت سے لوگ جو تراویح کی نماز پڑھ سکتے تھے ان کیلئے پڑھنا مشکل ہو جاتا ہے اور اسی وجہ سے یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ رمضان کے ایام گزرتے رہتے ہیں اور نمازیوں کی تعداد گھٹتی جاتی ہے اور پانچ یا دس دن میں قرآن مکمل کرنے کے بعد لوگ تراویح بھی نہیں پڑھتے۔

مولانا نے کہا کہ تراویح کا مقصد صرف ختم قرآن نہیں بلکہ پورے ماہ مستقل تراویح پڑھنا ہے۔ اسلام نے اعتدال اور آسانی کو اپنے تمام احکام میں ملحوظ رکھا ہے۔ لہٰذا انہوں نے اپیل کی کہ تین یا پانچ پارے کے بجائے ایک پارے کو عام کیا جائے تاکہ ترتیل وتدبر کے ساتھ تلاوت ہو اور اگر کہیں بیمار یا ضعیف افراد زیادہ ہوں تو ان کیلئے الگ سے بغیر ختم قرآن کے تراویح کے انتظام میں کوئی مضائقہ نہیں۔

تقریب تقسیم اسناد 17 فروری کو

لکھنؤ (پریس ریلیز) انٹیگرل یونیورسٹی کی 16 ویں سالانہ تقریب تقسیم اسناد 17 فروری بروز پیر صبح 10 بجے منعقد ہوگی جس میں بطور مہمان خصوصی اترپردیش قانون ساز کونسل کے چیئرمین کنور مانویندر سنگھ اور بطور مہمان اعزازی یوگیندر اپادھیائے وزیر برائے اعلیٰ تعلیم شامل ہوں گے۔ اس موقع پر انٹیگرل یونیورسٹی اترپردیش کے نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک کو قانون، نظم ونسق اور عوامی خدمات میں ان کی غیر معمولی شراکت کے اعتراف میں ڈی لٹ کی اعزازی ڈگری سے نوازے گی۔ کانووکیشن میں کلیدی خطبہ فکری رہنما، پلاننگ کمیشن آف انڈیا کے سابق ممبر، بوسٹن کنسلٹنگ گروپ (انڈیا) کے سابق چیئرمین و سنٹرل یونیورسٹی آف ہماچل پردیش کے سابق چانسلر ڈاکٹر ارون مائرا دیں گے۔

وقف ترمیمی بل آئین مخالف ہے، ہم ہرگز قبول نہیں کریں گے

جے پی سی نے غیر آئینی طرز عمل اپنایا، یہ بل اوقاف کی تباہی کا بل ہے: مولانا کلب جواد نقوی

لکھنؤ (پریس ریلیز): مرکزی حکومت کے ذریعہ وقف ترمیمی بل کو پارلیمنٹ میں پیش کئے جانے کی مذمت کرتے ہوئے مجلس علمائے ہند کے جنرل سکریٹری مولانا سید کلب جواد نقوی نے کہا کہ یہ 'وقف ترمیمی بل' نہیں بلکہ 'وقف ختم کرو بل' ہے۔ مولانا نے کہا کہ اس بل میں چودہ شقیں ہیں اور تمام شقیں وقف مخالف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سرکار اوقاف پر قبضہ کر کے انہیں سرکاری تصرف میں لینا چاہتی ہے جس کے لئے یہ بل لایا گیا ہے۔ واضح رہے کہ مولانا کلب جواد نقوی آج نماز جمعہ کے بعد آصفی مسجد میں صحافیوں کو خطاب کر رہے تھے۔ اس دوران انہوں نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی کے طرز عمل کو بھی غیر آئینی قرار دیا۔ مولانا نے کہا کہ جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی نے جس طرح اس بل کو راجیہ سبھا میں پیش کیا وہ غیر جمہوری اور آئین مخالف طرز عمل تھا۔ جگدمبیکا پال نے غیر متعلق افراد کی رائے کو اہمیت دی اور متعلق افراد کی آراء کو حذف کر دیا۔ ہم نے ہمیشہ یہ کہا کہ یہ کمیٹی صرف دھوکہ دینے کے لئے بنائی گئی تھی، اب یہ ثابت ہو گیا ہے۔

مولانا نے صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ فقط مسلمانوں سے اوقاف کی املاک کے کاغذ کیوں طلب کئے جا رہے ہیں؟ کیا ہندوستان میں صرف مسلمانوں کے اوقاف موجود ہیں؟ اس میں دیگر مذاہب کو شامل کیوں نہیں کیا گیا؟ ہزاروں مندر سرکاری زمینوں پر بنے ہوئے ہیں۔ کچھ مندر اوقاف کی املاک پر بھی ہیں، کیا سرکار ان سے کاغذات طلب کرے گی؟ مولانا نے کہا کہ نہ جانے کتنی سرکاری عمارتیں وقف کی زمینوں پر ہیں جن کے کاغذات بھی موجود ہیں، آخر ان عمارتوں کو کب مسلمانوں کے حوالے کیا جائے گا؟ سرکار کہہ رہی ہے کہ ہم عوام اور ملک کی فلاح کے لئے وقف بل لا رہے ہیں، تو کیا صرف مسلمانوں کے اوقاف پر قبضہ کر کے عوام اور ملک کی ترقی ہو سکے گی؟ دیگر مذاہب کے اوقاف بھی اربوں کھربوں روپے کی مالیت کے ہیں انہیں اس دائرے میں کیوں نہیں لایا جا رہا ہے۔ مندروں میں جو بے شمار دولت اور سونا چاندی موجود ہے اس کو بھی ملک کی فلاح کے لئے باہر نکالا جائے تاکہ ہمارے ملک کا اقتصاد بہتر ہو سکے؟ انہوں نے مزید کہا کہ ہم ہرگز اس بل کو قبول نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم مسلم پرسنل لا بورڈ کے موقف کی حمایت کرتے ہیں اور جلد ہی اس کے خلاف منظم تحریک شروع کریں گے۔ مولانا نے کہا کہ نتیش کمار اور چندر بابو نائیڈو جیسے سیاسی رہنماؤں کو اس بل کی مخالفت کرنی چاہیے۔ اگر بہار اور آندھرا پردیش کی حکومتیں اس بل کی مخالفت کریں گی تو اس کو پاس ہونے سے روکا جا سکے گا۔ مولانا نے کہا کہ اس بل کے خلاف اپوزیشن کو بھی منظم لائحہ عمل اپنانا ہوگا اور متحد ہو کر اس کے خلاف ووٹ دینا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اب حزب اختلاف کے واک آؤٹ سے کام نہیں چلے گا بلکہ اس بل کو پاس ہونے سے روکنے کے لئے ووٹنگ میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینا ہوگا۔

مولانا نے اترپردیش کے اقلیتی وزیر کے بیان کی بھی مذمت کی جس میں انہوں نے کہا ہے کہ وقف ترمیمی بل کی مخالفت وہ لوگ کر رہے ہیں جو پانچ پانچ لاکھ روپیہ میں قبروں کے لئے زمین فروخت کر رہے ہیں، مولانا نے کہا کہ انہیں اس الزام کو ثابت کرنا چاہیے۔ یہ سفید جھوٹ ہے۔ اگر وہ اس الزام کو ثابت نہیں کر سکے تو انہیں اپنے عہدے سے استعفیٰ دینا ہوگا یا وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ انہیں عہدے سے برطرف کریں۔ اور اگر وہ ثابت کرتے ہیں تو میں ہر عہدے سے استعفیٰ دینے کے لئے تیار ہوں۔ مولانا نے کہا یہ لوگ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے ایسے جھوٹ پھیلا رہے ہیں، تاکہ وقف بل کی مخالفت کو کم کیا جا سکے۔ مولانا نے ان لوگوں کی بھی سخت مذمت کی جو عہدے اور ذاتی فائدے کے لئے وقف ترمیمی بل کی حمایت کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسے لوگ نہ صرف قوم کے غدار ہیں بلکہ امام زمانہ عجل اللہ الشریف کے بھی غدار ہیں کیونکہ اوقاف امام کی ملکیت ہیں۔

سنبھل تشدد: جامع مسجد کی دیواروں پر 74 ملزمان کے پوسٹر، شناخت پر انعام کا اعلان

لکھنؤ (ایجنسی): اترپردیش کے سنبھل میں 24 نومبر کو جامع مسجد کے اطراف میں ہونے والے تشدد کے بعد پولیس نے تشدد میں مبینہ طور پر ملوث 74 افراد کی شناخت کے لیے ان کے پوسٹر مسجد کی دیواروں پر چسپاں کر دیے ہیں۔ پولیس نے عوام سے اپیل کی ہے کہ جو بھی ان افراد کی شناخت کرے گا، اسے انعام دیا جائے گا۔ تاہم، پولیس کے اس اقدام سے مقامی لوگوں میں غم وغصہ پایا جاتا ہے۔

جمعہ کے روز سنبھل پولیس کی ٹیم نے ایس پی کے کے بشنوئی، اے ایس پی سریش چندر اور سی او انوج چودھری کی موجودگی میں بھاری پولیس فورس کے ساتھ یہ کارروائی انجام دی۔ پولیس کے مطابق، 24 نومبر کو جامع مسجد کے آس پاس تشدد کے دوران توڑ پھوڑ، آگ زنی اور پولیس پر فائرنگ کے واقعات پیش آئے تھے۔ اس دوران چار افراد کی موت ہوئی تھی، جبکہ ایس پی کے کے بشنوئی، سی او انوج چودھری سمیت 29 پولیس اہلکار زخمی ہوئے تھے۔

تشدد کے بعد پولیس نے سماج وادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ ضیاء الرحمٰن برق، پارٹی کے ایم ایل اے نواب اقبال محمود کے بیٹے سہیل اقبال سمیت 6 افراد کو نامزد کیا اور 3000 سے زائد نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا۔ پولیس نے اب تک 76 افراد کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا ہے، جبکہ مزید ملزمان کی تلاش جاری ہے۔

مقامی افراد کا کہنا ہے کہ پولیس صرف ایک مخصوص طبقے کو نشانہ بنا رہی ہے اور طاقت کا بے جا استعمال کر رہی ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ مسجد کے سروے کے دوران اشتعال انگیز نعرے لگائے گئے، جس کے بعد حالات خراب ہوئے۔ کچھ سماجی وسیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ یوگی حکومت کے دوران اکثر ملزمان کے پوسٹر چسپاں کیے جاتے ہیں، ان کے گھروں کو مسمار کر دیا جاتا ہے اور عوامی املاک کے نقصان کی بھرپائی کے لیے جرمانے عائد کیے جاتے ہیں۔

پولیس کا موقف ہے کہ پوسٹرز چسپاں کرنے کا مقصد تشدد میں ملوث افراد کی شناخت کر کے انہیں قانون کے کٹہرے میں لانا ہے۔ اے ایس پی سریش چندر کے مطابق مزید افراد کی نشاندہی کی جا رہی ہے اور جلد ہی دیگر چہروں کی بھی شناخت کی جائے گی۔

یہ معاملہ نہ صرف سنبھل بلکہ ریاست بھر میں زیر بحث ہے، جہاں ایک طبقہ پولیس کارروائی کو ضروری قرار دے رہا ہے، جبکہ دوسرا اسے یکطرفہ اور امتیازی سلوک سے تعبیر کر رہا ہے۔

امام مہدی کا یوم ولادت منایا گیا

لکھنؤ (ایجنسی) شیعوں کے بارہویں امام حضرت مہدی کے یوم ولادت کے موقع پر جمعہ کو جگہ جگہ محفلوں ونذروں کا انعقاد کیا گیا جن میں علماء وشعراء نے حضرت امام مہدی کی شان میں اپنا کلام پیش کیا۔ اس موقع پر لوگوں نے آتش بازی کر کے خوشی کا اظہار کیا۔ امام باڑہ ام البنین منصور نگر میں جشن قائم کے عنوان سے منعقد محفل کو مولانا جعفر عباس نے خطاب کیا۔ محفل کے بعد شاعر اہلبیت علی مہدی، وصی، مدثر، صفدر رضا، مظہر عباس، شعیب حیدر، شیر علی اور شاکب عابدی نے امام کی شان میں اپنا کلام پیش کیا۔ نظامت معصوم عابدی نے کی۔ ولادت کے موقع پر کربلا ملکہ آفاق مدح گنج میں حسین آباد ٹرسٹ نے 'جشن مسرت' کا انعقاد کیا۔ محفل کو متعدد علماء نے خطاب کیا۔ آج بھی عقیدتمندوں نے پہنچ کر زیارت ونذر کی۔ اس موقع پر کربلا کو سجایا گیا تھا۔ آج صبح سے ہی لوگوں نے اپنے گھروں میں نذروں کا انعقاد کیا تھا۔ لوگوں نے عزیزوں ورشتہ داروں کے گھروں میں جا کر نذر میں شرکت کر کے امام زمانہ کی ولادت کی مبارکباد دی اور گلے ملے۔ نذروں میں آنے جانے کا سلسلہ دیر رات تک چلتا رہا۔

ڈالے عریضے شیعوں نے عریضے میں اپنی منتیں لکھ کر اسے آٹے میں لپیٹ کر دعا پڑھی اور حضرت امام زمانہ کی خدمت میں گومتی ندی میں عریضے ڈالے۔ ان کا ماننا ہے کہ یہ دعا حضرت امام زمانہ تک پہنچتی ہے اور ان کی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔

وزیر سیاحت نے قومی یوم سیاحت 2025 کوئز مقابلے کے فاتح طلباء کو انعامات سے نوازا

لکھنؤ (ایجنسی) ریاستی وزیر سیاحت وثقافت جے ویر سنگھ نے کہا کہ ملک کو آگے لے جانے میں نوجوانوں کا بڑا رول ہے۔ ایک مضبوط ملک کی تعمیر کی ذمہ داری ان کے کندھوں پر ہے لہٰذا انھیں زندگی کے ہر شعبے میں کندھے سے کندھا ملا کر ریاست اور ملک کو مزید بلندیوں تک لے جانے میں اپنی صلاحیت و بہادری سے بھرپور حصہ ڈالنے کی ضرورت ہے۔ وزیر سیاحت جمعہ کو پریٹن بھون میں یوپی ٹورزم ڈے-2025 کے جشن کے دوران مختلف مقابلوں کے فاتحین میں انعامات تقسیم کر رہے تھے۔ انھوں نے یوپی ای ٹی ڈی بی اور ٹائمز آف انڈیا گروپ کے اشتراک سے یوتھ ٹورزم کلب کے طلباء کیلئے منعقد کوئز مقابلے میں جیتنے والے بچوں کو انعامات سے نوازا۔ کوئز مقابلے میں ایل پی ایس جانکی پورم، آرمی پبلک اسکول نہرو روڈ، ایس کے ڈی اکیڈمی ورنداون یوجنا کے جیتنے والے بچوں کو پہلی، دوسری وتیسری پوزیشن حاصل کرنے پر 50 ہزار، 30 ہزار اور 20 ہزار روپے کی رقم سے نوازا گیا۔ ان میں شریاش دکشت، دیویا آریان، راج آرین گوتم، آیوشی یادو شامل تھے۔ اس کے علاوہ ریل بنانے کے مقابلے میں سیتانشو ساگر، ہرش ترپاٹھی کو اعزاز سے نوازا گیا۔ اس موقع پر پرنسپل سکریٹری سیاحت و ثقافت مکیش میشرام، اسپیشل سکریٹری سیاحت ایشا پریا، مینجنگ ڈائریکٹر یوپی ٹورزم ڈیولپمنٹ کارپوریشن سانیا چھابڑا، ٹورزم ڈائریکٹر پرکھر مشرا، سیاحت کے مشیر جے پی سنگھ، ڈپٹی ڈائریکٹر دنیش ودیگر افسران موجود تھے۔

طرز زندگی کو بہتر بنا کر بواسیر کا علاج کیا جا سکتا ہے: ڈاکٹر ارشد

کے جی ایم یو کے جنرل سرجری شعبہ کے یوم تاسیس پر سیمینار کا انعقاد

لکھنؤ (ایجنسی) فاسٹ فوڈ، جسمانی سرگرمی اور دیگر وجوہات کی وجہ سے لوگوں میں بواسیر کا مسئلہ عام ہو گیا ہے۔ پائلس میں 80 فیصد وقت لائف اسٹائل کو بہتر بنا کر ہی حل ہو سکتے ہیں۔ یہ باتیں کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی کے سابق ماہر سرجن ڈاکٹر ارشد نے کے جی ایم یو میں شعبہ جنرل سرجری کے 113 ویں یوم تاسیس کے موقع پر منعقدہ سیمینار میں کہیں۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر اونیش، ڈاکٹر جے ڈی راوت سمیت دیگر ڈاکٹروں نے سرجیکل اپڈیٹس کے بارے میں جانکاری دی۔

ڈاکٹر ارشد نے کہا کہ نوجوان اور بچے زیادہ تر فاسٹ فوڈ، پیکڈ فوڈ وغیرہ کھاتے ہیں، جس کی وجہ سے جسم میں فائبر کی کمی ہو جاتی ہے۔ اگر لوگ اپنی خوراک میں زیادہ پرہیز نہ کر کے گھر کا پکا ہوا کھانا اور پھل وغیرہ کھاتے ہیں تو اس کے علاوہ کوئی جسمانی سرگرمی نہیں ہوتی اور وہ پانی کم استعمال کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ٹوائلٹ میں موبائل پر گیم کھیلتے، باتیں کرتے اور اخبار پڑھتے رہتے ہیں، ایسا مت کریں۔ اس کے علاوہ انٹرنیٹ کے علم کی وجہ سے لوگ ادویات کا استعمال شروع کر دیتے ہیں۔ اس سے دقت مزید بڑھ جاتی ہے۔ ڈاکٹر ارشد نے بتایا کہ ایلن فسٹولا میں لیزر ٹیکنالوجی کا استعمال بیماری کے مطابق کیا جاتا ہے جبکہ لوگ صرف لیزر کے ذریعہ سرجری کرانا چاہتے ہیں جو غلط ہے۔ اگر مرض کے مطابق لیزر کا استعمال نہ کیا جائے تو اس کے سائیڈ ایفیکٹس بھی دیکھے جا رہے ہیں اس لیے ڈاکٹر کے مشورے کے مطابق علاج کرائیں۔ ماہر سرجن لیپروسکوپک ڈاکٹر اونیش نے بتایا کہ موٹے لوگوں میں وزن کم کرنے کے لیے ویریاٹرک سرجری کی جاتی ہے۔ اس سرجری سے ذیابیطس، بلڈ پریشر اور دیگر بیماریاں خود بخود کنٹرول ہو جاتی ہیں۔ سیمینار میں ڈاکٹر جے ڈی راوت سمیت دیگر ماہر ڈاکٹروں نے سرجیکل سے متعلق جانکاری دی۔

بسی کے پروگرام میں خواتین پر غیر مہذب تبصرہ نہ کیا جائے: اپرنا

لکھنؤ (ایجنسی) اترپردیش ریاستی خواتین کمیشن کی ڈپٹی چیئرپرسن اپرنا یادو نے جمعہ کو ریاست کے ڈی جی پی کی توجہ اسٹینڈاپ کامیڈین انوبھو سنگھ بسی کے ایک پروگرام کی طرف مبذول کراتے ہوئے ان سے یہ یقینی بنانے کی گزارش کی کہ مجوزہ پروگرام میں خواتین کے خلاف کوئی 'نازیبا تبصرہ' نہ کیا جائے۔ مس یادو نے 14 فروری کو ڈی جی پی پرشانت کمار کو لکھے خط میں کہا کہ سوشل میڈیا سے پتہ چلا ہے کہ 15 فروری کو اندرا گاندھی پرتشٹھان میں انوبھو سنگھ بسی کا کامیڈی شو منعقد کیا جا رہا ہے۔ بسی کے یوٹیوب چینل پر ان کے سابقہ شو دیکھنے سے پتہ چلا ہے کہ ان کے شو میں نازیبا الفاظ کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ انھوں نے خط میں کہا کہ اس لیے آپ سے امید ہے کہ آپ یقینی بنائیں کہ اس مجوزہ پروگرام اور اسٹینڈاپ فنکاروں کے ایسے دیگر پروگراموں میں خواتین کے بارے میں نہ تو کوئی نازیبا الفاظ کہے جائیں اور نہ ہی کوئی نازیبا تبصرہ کیا جائے۔ اگر ممکن ہو تو ایسے پروگراموں کو رد کیا جانا چاہئے اور مستقبل میں ان کیلئے اجازت نہیں دی جانی چاہئے۔ انھوں نے اپنے دفتر میں صحافیوں سے بات چیت میں یہ بھی کہا کہ انھوں نے ڈی جی پی کو خط لکھا ہے تاکہ پروگرام رد ہو اور نوجوان گمراہ نہ ہوں۔ اپرنا یادو نے کہا کہ مجھے لگتا ہے کہ ہمارے افسران اس خط کا نوٹس لیں گے۔ میں نے اندرا گاندھی پرتشٹھان میں تعینات اسسٹنٹ انجینئر کو بھی خط لکھا ہے کہ اس طرح کے شو منعقد نہیں کیے جانے چاہئیں۔

اے آئی میں سرمایہ کاری بہترین کل کی ضامن: سندھوس

لکھنؤ (ایجنسی) ڈیجیٹل مستقبل کے تئیں اترپردیش حکومت کے عزم کو آگے بڑھاتے ہوئے چنڈی گڑھ یونیورسٹی لکھنؤ کے ذریعہ 'یوپی اے آئی سنرجی کانکلیو 2025' کا انعقاد کیا گیا۔ 2 روزہ کانفرنس میں صنعت، ماہرین تعلیم، پالیسی ساز اور عالمی اے آئی ماہرین نے شرکت کی۔ اس موقع پر رکن راجیہ سبھا و چانسلر چنڈی گڑھ یونیورسٹی ستنام سنگھ سندھو نے کہا کہ آج دنیا ہندوستان کی طرف دیکھ رہی ہے اور وزیر اعظم مودی کی قیادت میں ہندوستان عالمی اے آئی مشن کا مرکز بن رہا ہے۔ انھوں نے اعلان کیا کہ چنڈی گڑھ یونیورسٹی لکھنؤ ہندوستان کا پہلا اے آئی سے چلنے والا ملٹی ڈسپلنری تعلیمی نظام شروع کرنے جا رہی ہے جو طلباء کو مستقبل کیلئے تیار کرے گی۔ ریاستی وزیر برائے پیشہ ورانہ تعلیم، اسکل ڈیولپمنٹ وانٹرپرینیورشپ (آزاد قلمدان) کپل دیو اگروال نے کہا کہ وزیر اعظم مودی کی قیادت میں ہندوستان اے آئی کے حوالے سے عالمی سطح پر تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ انھوں نے کہا کہ یوپی حکومت لکھنؤ میں اے آئی ہب کی ترقی کی سمت تیزی سے کام کر رہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ وزیر اعظم مودی کا مقصد ہندوستان کو 5 ٹریلین ڈالر کی معیشت بنانا ہے اور اس کیلئے ہمیں اے آئی و ڈیجیٹل انقلاب کی قیادت کرنی ہوگی۔ چنڈی گڑھ یونیورسٹی لکھنؤ اس سمت میں اہم کردار ادا کرے گی۔ انھوں نے اے آئی پر وزیر اعظم نریندر مودی کی عالمی قیادت کی تعریف کی اور کہا کہ اے آئی کے میدان میں کی جا رہی سرمایہ کاری سے ہندوستان کو مستقبل میں عالمی مقابلے میں آگے بڑھنے میں مدد ملے گی۔ کانفرنس میں اعلان کیا گیا کہ اترپردیش حکومت لکھنؤ میں 170 ایکڑ اراضی میں ایک اے آئی ہب تیار کر رہی ہے جو ریاست کو مصنوعی ذہانت کے میدان میں ایک لیڈر بنا دے گی۔ اس سلسلے میں چنڈی گڑھ یونیورسٹی نے لکھنؤ میں اعلیٰ سطحی اے آئی تعلیم اور اسٹارٹ اپس کو فروغ دینے کیلئے 2500 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کا اعلان کیا۔ اس کے ساتھ ہی انڈیا اے آئی فاؤنڈیشن قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا جو وزیر اعظم نریندر مودی کے ترقی یافتہ ہندوستان کے وژن کو عملی جامہ پہنانے میں مدد کرے گا۔ کانفرنس میں 30 سے زائد کمپنیوں کے سی ای اوز، بانیان، ماہرین و سرمایہ کاروں نے شرکت کی اور انڈسٹری اکیڈمیا پارٹنرشپ کے حوالے سے کئی اہم معاہدوں پر دستخط کیے۔

مہا کمبھ میں مسلمان بھائیوں کا شکریہ جنہوں نے عقیدتمندوں کی مدد کی

بی جے پی والے اعداد و شمار میں جھوٹ بولتے ہیں: اکھلیش یادو

لکھنؤ (ایجنسی): سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ بی جے پی والے اعداد وشمار میں جھوٹ بولتے ہیں۔ 100 کروڑ لوگوں کے نہانے کا انتظام کرنے کا دعویٰ کیا گیا تھا لیکن وہ اس سے بھی کم کا انتظام نہیں کر سکے۔ ہماری معلومات کے مطابق اب تک 60 کروڑ لوگوں نے کمبھ میں غسل کیا ہوگا لیکن وہ یہ نہیں بتا رہے ہیں۔ اگر مستقبل میں کوئی تحقیق ہوگی تو اسی لیے غلط اعداد وشمار دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 60-70 سال کی عمر کے بہت سے بزرگ عقیدت مند غسل نہیں کر سکتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ شہنشاہ ہرش وردھن کے زمانے میں کمبھ بہت طویل عرصے تک چلتا تھا۔ پہلے مہا کمبھ 75 دنوں تک منایا جاتا تھا، اس لیے ہمیں حکومت کو بتانا پڑتا ہے کہ جو لوگ نہا سکے، بہت سے لوگوں کی جان چلی گئی، سڑک حادثات میں کئی لوگ مر گئے۔ پریاگ راج کے مقامی لوگ نہا نہیں سکے۔ ڈیجیٹل کمبھ کی بات ہو رہی تھی لیکن مرنے والوں کی تعداد ابھی تک سامنے نہیں آئی ہے۔ پریاگ راج میں کمشنری نظام پوری طرح ناکام ہو چکا ہے۔

مسٹر یادو نے کہا کہ مہا کمبھ میں مسلمان بھائیوں کا شکریہ جنہوں نے مسافروں کو روکا، انہیں کھانا کھلایا اور ان کے گھروں میں پناہ دی۔ ہرش وردھن کے زمانے میں کسی کے مذہب پر کوئی پابندی نہیں تھی۔ حکومت سے کمبھ کا وقت بڑھانے کا مطالبہ ہے تاکہ عقیدت مند مہا کمبھ میں نہانے جا سکیں۔ فوج کے تحت اکبر قلعہ جہاں اکشے وات واقع ہے اترپردیش حکومت کو مرکزی حکومت کے حوالے کر دینا چاہیے۔ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ سماج وادی حکومت میں انہوں نے کمبھ کے انتظامات کی ذمہ داری شہری ترقی کے وزیر محمد اعظم خان، وزیر صحت احمد حسن اور چیف سکریٹری مسٹر جاوید عثمانی کو دی تھی۔ تمام اولیاء ومشائخ مطمئن رہے۔ عقیدت مندوں کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔

مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ پولیس کمشنریٹ کمبھ میں سب سے زیادہ ناکام رہا۔ 300 کلومیٹر طویل جام۔ نہ کھانے پینے کا انتظام تھا نہ واش روم کا۔ اس واقعہ نے ترقی یافتہ ہندوستان کے ان کے دعوے کو بے نقاب کر دیا اور جو لوگ بے نقاب ہونے سے ڈر رہے ہیں وہ سوشل میڈیا پر سماج وادی پارٹی پر حملہ آور ہیں۔ پہلے ہم نے ایک معاہدہ کیا تھا کہ بی جے پی والے گندی زبان استعمال نہیں کریں گے اور اگر وہ گندی زبان استعمال کریں گے تو سماج وادی پارٹی اس کا جواب دے گی۔ سماج وادی پارٹی نے بی جے پی کے خلاف کئی ایف آئی آر درج کرائی لیکن ان میں سے کسی پر بھی کوئی کارروائی نہیں کی گئی اور بی جے پی والے سماج وادی لوگوں کے لیے مسلسل گالیاں دیتے ہیں۔ اگر بی جے پی غلط زبان استعمال کرے گی تو سماج وادی پارٹی بھی منہ توڑ جواب دے گی۔

مسٹر یادو نے کہا کہ ہم نے پہلے گندی زبان استعمال نہیں کی، بی جے پی مسلسل زبان کی حدیں توڑ رہی ہے، جب معاہدہ ہوا تو کون توڑ رہا ہے۔ بی جے پی کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو رہی ہے، ہمارے پاس سینکڑوں شکایات زیر التوا ہیں۔

مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ ویاپر سبھا کے قومی صدر منیش جگن اگروال ہماری پارٹی کا سوشل میڈیا نہیں چلا رہے ہیں۔ سب سے پہلے انہیں ہماری ٹریڈ ایسوسی ایشن کا صدر بنایا گیا اور وہ تاجروں کے ساتھ امتیازی سلوک کا معاملہ اٹھا رہے ہیں۔ تاجر جی ایس ٹی سے پریشان ہیں اور حکومت کے الیکٹورل بانڈز کی وجہ سے ہمیں مہنگائی کا سامنا ہے۔ ان چیزوں کی وجہ سے مہنگائی بڑھ رہی ہے۔ اور یہ وہ مسئلہ ہے جسے وہ اٹھا رہا ہے۔ بی جے پی والوں نے پولیس کو پوری طرح سے بی جے پی بنا دیا ہے اور میں کہوں گا کہ پولیس کو بی جے پی کی ٹوپیاں پہننی چاہئیں۔

مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ یوپی کا بجٹ بہت جلد آنے والا ہے اور 40 لاکھ کروڑ روپے کے ایم او یو کی تفصیلات دستیاب نہیں ہیں۔ کوئی سرمایہ کاری پالیسی نہیں بنائی گئی کیونکہ یہاں کوئی سرمایہ کاری نہیں ہوئی۔ بی جے پی حکومت کے دعوے بے نقاب ہوں گے۔

برائی کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو دی جاتی ہے دھمکی: افضال

لکھنؤ/غازی پور (ایجنسی): سماجوادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ افضال انصاری کے خلاف مہا کمبھ پر متنازعہ تبصرہ کرنے کے معاملے میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ اس پر رد عمل دیتے ہوئے انہوں نے کہا، "برائی کے خلاف آواز بلند کرنے والوں کو دھمکیاں دی جاتی ہیں لیکن اس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں عوام کا منتخب نمائندہ ہوں اور اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے عوامی مسائل کو اجاگر کرتا رہوں گا۔ اگر ہمیں روکنے کی کوشش کی گئی تو بھی ہم خوفزدہ نہیں ہوں گے۔"

افضال انصاری نے کہا کہ ہم دنیا میں 'وشوگرو' ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کا پاسپورٹ عالمی درجہ بندی میں 85 ویں نمبر پر پہنچ چکا ہے۔ ہندوستانی کرنسی کی قدر گرتے ہوئے 86 روپے فی ڈالر ہو گئی ہے۔ ملک 200 لاکھ کروڑ روپے کے قرض میں ڈوبا ہوا ہے اور قرض پر سود چکانے کے لیے مزید قرض لینا پڑ رہا ہے۔

انہوں نے کہا کہ ملک کے قومی وسائل نجی ہاتھوں میں دیے جا رہے ہیں، جس سے عوام متاثر ہو رہی ہے۔ ملک میں افراتفری کا ماحول ہے، ریلوے کو شدید نقصان پہنچایا گیا ہے لیکن توڑ پھوڑ کرنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ جو لوگ ان مسائل کو اٹھاتے ہیں، انہیں دبانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن برائی کے خلاف آواز بلند کرنے والوں کو دھمکیوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا، بلکہ انہیں مزید حوصلہ اور توانائی ملتی ہے۔

قابل ذکر ہے کہ افضال انصاری نے مہا کمبھ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ ایسا مانا جاتا ہے کہ مہا کمبھ کے دوران مقدس سنگم میں اشنان کرنے سے گناہ دھل جاتے ہیں لیکن ہجوم کی شدت دیکھ کر لگتا ہے کہ اب نرک میں کوئی نہیں بچے گا اور سورگ مکمل طور پر بھر جائے گی۔ ان کے اس بیان کے بعد ان پر مقدمہ درج کیا گیا ہے۔